ماہنامہ سیدھا راستہ

مئی 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجرپورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار ووفا، فنافی الرسول،
امینِ علمِ لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
(نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی)
قدس سرہٗ العزیز

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم
رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی
رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت نیراجِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
قبلہ علامہ منیرِ اسلام
مولانا الحاج منیر احمد یوسفی علیہ الرحمۃ (ایم۔اے)

بظلِ عنایت
مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
مجمع انوارِ نگینہ پیرِ طریقت صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
سجادہ نشینانِ آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ
خادمِ دینِ اسلام
پیر بشیر احمد یوسفی زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ خادمِ دینِ اسلام
مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی ایم فل

مدیرِ معاون
مفتی محمد آصف یوسفی
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

حسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ۔ نعت شریف۔	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیرِ یوسفی۔	6
4	امیر المومنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم۔	9
5	ولادتِ باسعادت حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ	16
6	غزوۂ بدر۔	21
7	اعتکاف اور مسائل اعتکاف۔	24
8	لَیْلَۃُ الْقَدْر۔	30
9	صدقۂ فطر۔	34
10	عید الفطر۔	40
11	اُمّ المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔	44
12	نفلی روزے۔	47

سالانہ ممبرشپ فیس (اندرون وبیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات وسعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط وکتابت وترسیلِ زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ''
480-C-1 گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر
عظیم احمد یوسفی محمد اعظم یوسفی، احسن علی

قیمت فی شمارہ
40
روپے

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 977-A بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

حمد باری تعالیٰ

ازقلم: پیرطریقت حضرت صاحبزادہ محمد اللہ دتہ زمزم یوسفی علیہ الرحمہ

حمد تیری ذات کو اَے کار ساز و کردگار
میں ترا بندہ خداوندا عمل سے شرمسار

یا رب اقلیمِ جہاں کا راز تیرا با وقار
ہے ترے ہی زیرِ فرماں سب عروج و اِفتخار

لالہ و نرگس کلی متلاشیءِ صد نو بہار
ہر کسی کے واسطے تُو لمحہ لمحہ غم گُسار

میرے باطن کے چمن کا ہے گریباں تار تار
دِل گلوں کا خواہش مند ہے ڈَس رہی ہے نوکِ خار

پوری ہوں گی دیدہءِ پُر نم کی ساری حسرتیں
سایہءِ رَحمت ترا دے گا اگر دِل کو قرار

لاکھ کوتاہی سہی رَحمت سے مایوسی نہیں
آنکھیں اِحساسِ ندامت سے ہیں بے شک اَشکبار

رات دِن رنج و اَلم سے دِل ہے رَنجیدہ بڑا
اِتنا ہے بارِ گناہ شرمندہ ہوں پروردِگار

ہر جگہ ہیں تیرے اَلطاف و کرم کی بارشیں
دُنیا و محشر میں تیری رَحمتیں ہیں بے شمار

ہر گھڑی ہر کوئی سائل ہے تری سرکار میں
ادنیٰ سے ادنیٰ کا تیری رَحمتوں پر اِنحصار

اَب کرم کی ڈالیاں زمزمؔ کا بن جائیں نصیب
ڈھونڈتا پھرتا ہے تیرے فضل کے لیل و نہار

اللہ تبارک وتعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔ (حدیث)

(مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے)

مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے

ازقلم: پیرطریقت رہبرِ شریعت امینِ علمِ لدنی حاجی محمد یوسفؔ علی نگینہ علیہ الرحمہ

بدل گیاں رُتاں تے آئیاں بہاراں
مدینے نوں جاون دے دِن آ گئے نے

محمد☆ پیارے دے در اُتے جا کے
تے دُکھڑے سناون دے دن آ گئے نے

سی جنہاں نوں سدے پیارے نے گھلّے
ٹُرے قافلے اوہ مدینے دے وَلّے

محمد☆ دے روضے دی چُم چُم کے جالی
مُقدَّر جگاون دے دن آ گئے نے

پلا اپنی نظراں دے اَج جام ساقی
تے دیہہ سارے رِنداں نوں اِنعام ساقی

توں پیندا وی جا تے پلاندا وی جاویں
کہ پیون پلاون دے دن آ گئے نے

تو اُٹھ ہُن دِلا جوت نیناں دی جو لے
تو جتّاں وی رو سکیں رج رج کے رو لے

نہ ہنجواں دے رکھ سانبھ کے ہُن خزانے
اَیہہ موتی لٹاون دے دن آ گئے نے

اُٹھو ساتھیو راہ ہجر دِی نبیڑو
تے وقتِ سحر ساز دل دے نوں چھیڑو

کرو اَینی زاری کہ تارے وِی رووَن
کہ رووَن رُلاون دے دن آگئے نے

مبارک اے راہی مدینے نوں جانا
تے روضے دے گرد جا چکّر لگانا

بُلاوَ وی **یوسفؔ** نوں آقا نوں کہنا
کہ مُڑ پھر بلاون دے دِن آگئے نے

عزوجل۔ ☆ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم

اداریہ

انفرادی واجتماعی توبہ استغفار کی ضرورت

اس وقت تمام عالم اِنسانیت ''کرونا وائرس'' جیسی جس عالمگیر وباء اور جس ہمہ گیر آزمائش سے نبرد آزما ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اَب تک دُنیا کے 206 ممالک میں اِس وباء کی تصدیق ہوچکی ہے اور کم وبیش 20 لاکھ اَفراد اِس سے متاثر ہیں جبکہ ایک لاکھ چھبیس ہزار اَفراد جان کی بازی ہار چکے ہیں اور ہر آنے والے دن اِس تعداد میں اَضافہ ہوتا جارہا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے اِس کو عالمی وباء قرار دیا ہے۔ پوری دُنیا اپنے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے اِس خوفناک وباء کے خلاف برسرِ پیکار تو ہے لیکن سردست کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اکیسویں صدی اور اِنسانی ترقی کی انتہاؤں' سائنس اور ٹیکنالوجی کی کامیابیوں اور اِنسانی عقل ودانش کی کرشمہ سازیوں کے باوجود اِنسان کی بے بسی اور لاچاری دیدنی ہے۔ کرونا وائرس ایک اژدھا کی طرح بلاتفریق شاہ وگدا کو نگلتا جارہا ہے۔ اَبھی تک اس جان لیوا مرض کی نہ تو کوئی دوا تیار ہوسکی ہے اور نہ ہی اس کے تدارک کے لئے کسی کے پاس کوئی جامع منصوبہ بندی نظر آتی ہے۔ کل تک جنہیں اپنی عقلِ کُل پر بڑا گھمنڈ اور ناز تھا آج وہ بھی بے چینی اور خوف میں مبتلا نظر آرہے ہیں۔

آج دُنیا کو شدت سے اپنی بے بسی کا احساس ہورہا ہے کہ وہ جتنی بھی ترقی کرلے جتنی مرضی سائنس اور عقل کو بروئے کار لے آئے' جب دستِ قدرت اِنصاف کے لئے حرکت میں آتا ہے تو طاقتور فرعونی ذہنیت اور نمرودصفت اِنسان پل بھر میں رُگر کرمٹی کا ڈھیر بن جاتا ہے۔ آج ایک نظر نہ آنے والے معمولی سے ذرے نے بزعمِ خود دُنیا کی سپرپاور کو بھی لاچار کردیا ہے۔ مادیت پرست' مال ودولت کی چکاچوند میں ڈوبا ہوا عیش وعشرت کا اَیسا مٹی کا پتلا غفلت اور بے راہروی کی اِنتہاؤں کو چھورہا ہے۔ یہ ناشکرا اِنسان اپنے نفس کی بد مستیوں میں مبتلا ہوکر اپنے خالق ومالک حقیقی کو بھول گیا ہے اور ظلم وزیادتی کو اس نے اپنا وطیرہ بنالیا ہے۔ اِس کو یہ یاد نہیں رہا کہ اللہ رب العزت جل شانہٗ اپنی مخلوق پر' اپنے بندوں پر ظلم برداشت نہیں فرماتا۔ خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''مظلوم کی آہ وفریاد اور پکار سے ڈرو''۔ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں پر گذشتہ 10-9 ماہ سے تاریخ کا بدترین کرفیو نافذ ہے' کشمیری مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ہے اور بھارتی اَفواج کشمیریوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہی ہیں۔ اُن پر اَیسے اَیسے مظالم کئے جارہے ہیں کہ ضبطِ تحریر میں لانے کا نہیں۔ علاوہ ازیں فلسطین' عراق' شام' میانمار (برما) اور بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے جبروستم سے دُنیا کی بڑی طاقتیں نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ کسی نہ کسی صورت وہ اِس میں ممدومعاون ہیں۔ عالم کفر کا عالم اِسلام سے بغض وعناد بھی اَظہر من الشّمس ہے۔

اَسباب وعمل کے ضمن میں بحیثیت مسلمان اَیسی آفات اور وباؤں کا دینی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جائے تو وہ واضح ہوتا ہے کہ جب افراد اور قومیں ظلم وستم کے خلاف آواز بلند نہیں کرتیں' عصیان ومعاصی کو اپنا شیوا بنالیتی ہیں تو پھر اِجتماعی عتاب کی شکل میں اَیسی وباؤں کا نزول ہوتا ہے' اَیسے حالات میں جبکہ زمین ظلم وستم سے بھرگئی ہے' لوگوں کے دِلوں سے خوفِ خدا ختم ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ نام نہاد ماڈرن تہذیب کا دلدادہ طبقہ تو وجود باری تعالیٰ سے بھی اِنکاری ہے۔ ہر بات کو اپنی عقل اور سائنسی منطق کے ساتھ ثابت کرنے کا درپے ہے تو اچانک کرونا کی شکل میں ایک معمولی ذرّہ تازیانہ عبرت بن کر عالم اِنسانیت پر برس پڑا اور جھنجوڑ رہا ہے کہ اے غافل اِنسان ''میرا جسم میرا مرضی'' نہیں بلکہ یہ کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ کی ہے اِس پر نظام بھی اسی کا ہی چلے گا۔ بلاشبہ یہ وباء اللہ تبارک وتعالیٰ کی

طرف سے اَیسی اَزمائش ہے اِس سے نبرد آزما ہونے کے لئے اپنی عقل و دانش کے گھوڑے دوڑانے کی بجائے اسوۂ رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی ضرورت ہے۔اپنے ظاہری زمانہ حیات میں اُمت پر اگر کوئی مشکل وقت آتا تو شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے رجوع فرماتے' نماز اَدا کرتے' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی بارگاہ میں توبہ استغفار کی کثرت فرماتے تھے بھی اِس آزمائش کی گھڑی میں کرونا سے لڑنے کی بجائے اس سے بچنے کے لئے اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوکر توبہ استغفار کرنی چاہیئے۔اِس وقت ہمیں اپنی بداَعمالیوں کا محاسبہ کرتے ہوئے نیک اعمال کا عہد کرنے کی ضرورت ہے۔ واضح ہو کے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ اپنی مخلوق کا دشمن نہیں ہے۔مگر اَب گمراہی حد سے بڑھ جانے' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کا شریک بنانے والوں کو خدا کا خوف نہ ہو اور لوگ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سُنّت مبارکہ کو چھوڑ کر اپنے بنائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگیاں بسر کرنے لگیں تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی پکڑ کے طور پر تنبیہہ کی شکل میں اَیسی آفات آتی ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور اِس جان لیوا وباء سے بنی نوع اِنسان بالخصوص اُمّت محمدیہ کو محفوظ و مامون فرمائے۔آمین!

بلاشک اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔

تمام اُمّت مسلمہ کو عید الفطر مبارک ہو۔اللہ تبارک وتعالیٰ کرونا جیسی وباء کو دنیا سے ختم فرمائے۔آمین!

منجانب: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب، انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب، ابوبکر کمپیوٹر سینٹر، ادارہ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ اِنسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔ پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعت دِین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یوبی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دین اسلام
050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹر بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' A-977 بلاک B-III گجرپورہ چائنہ سکیم لاہور 28-042-36880027

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی
نیرِّ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظرِ داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
امین علم لدنی نیرِّ اوجِ شرافت زبدۃ العارفین
حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ o وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا o يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا o

''اللہ تبارک وتعالیٰ (عَزَّوَجَلَّ) تمہارے لئے وضاحت سے احکام بیان کرنا چاہتا ہے اور تمہیں ان (نیک) لوگوں کے راستوں پر چلانا چاہتا ہے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں' اور تمہاری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) خوب جاننے والا بہت حکمت والا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ (سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی) تمہاری توبہ قبول کرنا چاہتا ہے اور جو لوگ خواہش نفس کی پیروی کرتے ہیں وہ تمہیں سیدھی راہ سے بہت دُور ہٹا دینا چاہتے ہیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تم سے (مشکل احکام کا) بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے اور اِنسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے''۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ اللہ تبارک وتعالیٰ (جَلَّ جَلَالُہٗ) چاہتا ہے کہ تمہارے لئے کھول کر بیان کردے [1] یعنی تمہارے دین کے اَحکام اور مصالح۔[2]

وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اور تم سے اَگلے (اِیماندار) لوگوں کے طریقے تم کو بھی بتادے۔ اِس آیت مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ گذشتہ شریعتوں کے اَحکام اگر وہ ہماری شریعت میں منسوخ نہ ہو گئے ہوں تو ہمارے لئے بھی باقی ہیں اور کتاب اللہ یا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر اُن کا ثبوت ہو رہا ہو تو اُن کی تعمیل ہم پر بھی واجب ہو۔ ہاں یہودی روایات کا اِعتبار نہیں' کیونکہ یہودی کافر ہیں اور نا قابل اعتماد۔

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ط اور تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرے یعنی بیان احکام سے پہلے جو گناہ تم کر چکے ہو ان کو معاف کردے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ (سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی) تم کو توبہ کرنے کی توفیق دینا چاہتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ چاہتا ہے کہ تم اَیسے کام کرلو جن سے تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ o اور اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ مصالح احکام سے خوب واقف ہے اور اس کے احکام پُر حکمت ہیں۔[3]

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف اور اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو نیک اعمال کی توفیق دینا چاہتا ہے۔ تاکید اور مضمون کو پختہ کرنے کے لئے دوبارہ آیت مبارکہ کو ذکر کیا۔

وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو خواہشات پر چلتے ہیں یعنی شریعت کے نافرمان ہوتے ہیں لیکن اگر شریعت کے موافق خواہشات پوری کی جائیں تو یہ اتباعِ شریعت ہے اتباعِ شہوت نہیں ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ ان خواہش

1۔ تفسیر مظہری جلد 2 ص 86' تفسیر مراغی آیت نمبر 60 کے تحت تفسیر تعلمی سورۃ النسآء آیت نمبر 26۔ 2۔ تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 3۔ تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔

پرستوں سے زنا کار لوگ مراد ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک مجوسی مراد ہیں کیونکہ وہی تمام محرم عورتوں کو حلال جانتے ہیں۔ بعض نے یہودی مراد لئے ہیں کیونکہ یہودیوں کے نزدیک علاتی بہنیں اور بھتیجیاں بھانجیاں حلال ہیں۔ 4

اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا o کہ تم حق سے کامل طور پر پھر جاؤ یعنی حرام کو حلال سمجھنے لگو کیونکہ حرمت کا عقیدہ رکھتے ہوئے گناہ کرنے سے حرام کو حلال سمجھ کر اختیار کرنا بڑا جرم اور باطل کی طرف زیادہ میلان ہے۔ 5

یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ ج اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا ہے، اِسی لئے اس نے آسان نرم لیکن برحق شریعت تمہارے لئے مقرر کی ہے اور گزشتہ قوموں کے لئے جو چیزیں حرام تھیں ان میں سے کچھ تمہارے لئے حلال کر دی ہیں۔ 6

اِمام ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ نے المصنف میں اور اِمام ابن المنذ رعلیہ الرحمہ نے تفسیر میں اِمام مجاہد علیہ الرحمہ کا قول نقل کیا ہے کہ جو سہولتیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اُمّت کو عنایت فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے باندیوں سے اور عیسائی و یہودی عورتوں سے مسلمان کا نکاح جائز قرار دیا ہے۔ تفسیر مدارک میں مذکور ہے کہ یہ قول حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔ 7

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا o اور اِنسان پیدائشی کمزور ہے نہ خواہشات سے سے روک سکتا ہے نہ طاعات کی تکلیف اُٹھا سکتا ہے اور جتنا قربِ قیامت ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ضعف بڑھتا جاتا ہے اِسی لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس اُمت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالا۔ 8

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور پاک ﷺ کے لئے آسانی چاہتے تھے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے، تو ہم میں سے جب کسی آدمی کی وفات کا وقت قریب آتا تو ہم آپ ﷺ کو اطلاع کرتے اور آپ ﷺ اس کی وفات سے پہلے ہی تشریف لے آتے اور اس کے پاس ٹھہرے رہتے، اس کے حق میں مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے اور اس کی وفات کا انتظار کرتے، بسا اوقات اس سلسلہ میں آپ ﷺ کو کافی دیر ہو جاتی اور یہ معاملہ آپ ﷺ پر شاق گزرتا۔ اس کے بعد ہم نے سوچا کہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پہلے اطلاع نہ کیا کریں۔ پس بعد ازاں ایسے ہوتا کہ جب ہم میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو پھر ہم آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دیتے۔ پس آپ ﷺ اس کے اہل وعیال کے ہاں تشریف لا کر اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے اور نمازِ جنازہ پڑھاتے، اس کے بعد اگر مناسب سمجھتے تو دفن تک ٹھہر جاتے اور مناسب سمجھتے تو پہلے ہی تشریف لے جاتے۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک عرصہ تک یہی طریقہ جاری رہی، اُس کے بعد ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے لیے آسانی اس میں ہے کہ ہم میت کو آپ ﷺ کے گھر اٹھا کر لے جایا کریں اور آپ ﷺ کو گھر سے نہ نکالا کریں اور (اہل میت کے گھر آنے کی) تکلیف نہ دیا کریں۔ 9

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار برکت کا سبب:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم ایک سفر میں رحمت دو جہاں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر سحری کے وقت ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پانی کا نام ونشان تک

4 تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 5 تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 6 تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 7 تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 8 تفسیر مظہری جلد 2 ص 86۔ 9 مسند احمد حدیث 11629، صحیح ابن حبان حدیث 3006، مجمع الزوائد حدیث 4105۔

نہ تھا، میری گردن سے ہار اتر کر گر گیا۔ اس کی تلاش میں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو رکنا پڑا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی، کسی کے پاس پانی نہ تھا، اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس موقعہ پر مجھے اپنے والد کی طرف سے کس قدر ڈانٹ پڑی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہر سفر میں تمہاری وجہ سے مسلمانوں کو مشکل اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُمُّ المومنین رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس موقع پر اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ نے تیمّم کی رخصت کا حکم نازل فرما دیا۔ اور لوگوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کی، جب اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ کی طرف سے مسلمانوں کے لیے رخصت کا یہ حکم آیا تو میرے ابا جان نے کہا: بیٹی! اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا تھا کہ تم اس قدر بابرکت ہو۔ تمہارے ہار کی تلاش میں مسلمانوں کو یہاں روکے جانے کے نتیجہ میں ان کے لیے اللہ نے کیا برکت اور آسانی رکھ دی ہے۔[10]

اَہلِ یمن کے لئے آسانی:

رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے خادم سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے حوض کے کنارے پر موجود ہوں گا لوگوں کو پیچھے ہٹاؤں گا تاکہ اہل یمن قریب آ کر آسانی سے پانی پی سکیں، میں اپنا عصا لوگوں کے اوپر سے لہراؤں گا۔ آپ سے حوض کوثر کے عرض کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا عرض میری اس جگہ سے عمان تک کے برابر ہوگا۔ جب آپ ﷺ سے اس کے مشروب کی ہیئت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، جنت سے دو پرنالے بہہ کر اس میں گر رہے ہیں گے، ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

---

[10] مسند احمد حدیث 26341۔

پروپرائیٹر: شہباز علی
مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔
ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔
0304-7863310

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور
حسن، اسامہ، منیب
نیز پُرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم

(ادارہ)

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب کے بیٹے ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت ابوطالب نے آپ کا نام علی رکھا۔ آپ کا نام علی بھی ہے اور حیدر بھی۔ حیدر کے معنی ہیں شیر۔ آپ کی والدہ نے اپنے والد کے نام پر کرار رکھا۔ کرار کے معنی ہیں پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا۔ کرار آپ کا لقب ہے۔ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اسداللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن رضی اللہ عنہ ہے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام سیّدہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے جو اسد بن ہاشم کی بیٹی ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جنہوں نے اِسلام قبول کیا اور ہجرت فرمائی۔ 1 حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: **كَانَتْ اُمِّىْ بَعْدَ اُمِّى الَّتِىْ وَلَدَتْنِىْ** ''وہ میری ماں محترمہ ہیں بعد اُس والدہ محترمہ کے جس نے مجھے جنم دیا ہے''۔ 2

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ 3 آپ قدیم الاسلام ہیں اور اِسلام لانے والے پہلے لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور بچوں میں سب سے اَوّل اِسلام لائے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس، حضرت سیّدنا انس، حضرت سیّدنا زید بن ارقم، حضرت سیّدنا سلمان فارسی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت اِس بات پر متفق ہے کہ سب سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اِیمان لائے۔ شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں، حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد آپ اِسلام لائے۔

اَوّل اِسلام لانے والوں کی ترتیب بایں اَنداز کی جا سکتی ہے:۔ (1) خواتین میں سب سے پہلے (اُمُّ المؤمنین) حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجۂ مطہرہ)۔ (2) بچوں میں سب سے پہلے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ (چچا کے بیٹے) (3) بڑوں میں سب سے پہلے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ (دوست و سُسر) (4) غلاموں میں حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اُمِّ اَیمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ تطبیق و ترتیب سب سے پہلے سراج الأمہ کاشف الغمہ اِمام الائمہ امام اعظم حضرت سیّدنا اِمام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی۔ 4

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ **قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ اَسْلَمْتُ يَوْمَ الثُّلَاثَآءِ** 5 ''(حضرت) ابویعلی (رضی اللہ عنہ) خود اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں، کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن اِظہارِ نبوت فرمایا اور میں منگل کو مسلمان ہوا''۔ جس وقت آپ اِسلام لائے آپ کی عمر شریف دس سال تھی۔ بلکہ بقولِ بعض نو سال اور بعض آٹھ سال اور کچھ اِس سے بھی کم بتاتے ہیں۔

حضرت حسن بن زید بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، **وَلَمْ يَعْبُدِ الْاَوْثَانَ قَطُّ لِصِغْرِهٖ** ''آپ نے چھوٹی عمر میں بھی کبھی بت پرستی نہیں کی''۔ 6

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی کفالت فرمائی:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہوئی، جو اللہ (جل جلالہ) نے اُن کے حصّہ میں رکھی تھی اور اِس ذریعہ سے اُن کے ساتھ خیر کا اِرادہ فرمایا تھا جب اُنہیں خاتم النبیین حضور سیّدنا نبی

1 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 406 مترجم۔ 2 تاریخ الخلفاء ص 132۔ 3 ابن ماجہ ص 13، ترمذی حدیث نمبر 3747، ابوداؤد حدیث نمبر 4650، شرح السنۃ جلد 7 ص 212، مسند احمد جلد 1 ص 188-187، حلیۃ الاولیاء جلد 1 ص 95، مشکوٰۃ ص 566، تاریخ الخلفاء ص 132۔ 4 تاریخ الخلفاء ص 26۔ 5 تاریخ الخلفاء ص 132۔ 6 تاریخ الخلفاء ص 132۔

کریم ﷺ کی کفالت نصیب ہوئی کہ قریش پر ایک دفعہ شدید خشک سالی کا وقت آیا۔ حضرت ابو طالب کی بہت اُولاد تھی تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا (جو کہ بنی ہاشم میں سب سے زیادہ وسعت والے تھے) کہ **یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَا طَالِبٍ کَثِیْرُ الْعِیَالِ وَ قَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَاتَرٰی مِنْ هٰذِهِ الْاَزِمَّةِ فَانْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ لِنُخَفِّفَ مِنْ عِيَالِهٖ اٰخُذُ مِنْ بَيْتِهٖ رَجُلًا وَّ تَاخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَكْفِيْهِمَا عَنْهُ** 7 ''اے عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! آپ کے بھائی حضرت ابو طالب کثیر العیال ہیں اور لوگوں پر جو یہ بلا خشک سالی کی آ پڑی ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں تو آئیں ہم اُن کے پاس چلیں، اُن کے اُوپر سے اُن کے کنبہ کا کچھ بوجھ ہلکا کریں۔ اُن کے گھر سے ایک آدمی کو میں لے لوں اور ایک کو آپ لے لیں تو ہم اُن کی طرف سے اُن دو کا خرچ خود برداشت کریں''۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بہت اچھا تو دونوں حضرت ابو طالب سے ملے اور اُن سے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ پر سے آپ کے کنبے کے خرچ کا بوجھ ہلکا کریں یہاں تک کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس تنگی کو دُور فرمائے جس میں آپ مبتلا ہیں تو اِن دونوں سے حضرت ابو طالب نے کہا کہ اِس صورت میں تم میرے پاس عقیل کو چھوڑ دو (اور ابنِ ہشام نے کہا عقیل اور طالب کو چھوڑ دو) اِس کے بعد جو تم چاہو تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور اُن کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو لے لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

مومن اور منافق کی پہچان:

(1) اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، مجھے نبی اُمی ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا ''جو تجھ سے محبت کرے گا وہ مومن ہوگا اور جو تجھ سے بغض رکھے گا وہ منافق ہوگا''۔ 8

(2) حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ہم لوگ اَنصار سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم منافقین کو پہچانتے ہیں کہ وہ (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سے بغض یعنی عداوت رکھتے ہیں''۔ 9

(3) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ''کوئی منافق (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو دوست نہیں رکھتا اور کوئی مومن (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) سے دشمنی نہیں رکھتا''۔ 10

(4) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے، فرماتی ہیں، حضور سیّدنا رسول کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کو بُرا کہا اُس نے مجھے برا کہا''۔ 11 (نعوذ باللہ)

(5) اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ''تم میں (حضرت) عیسیٰ علیہ السلام (روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام) کی مثال ہے۔ جن سے یہود نے بغض رکھا، یہاں تک کہ اُن کی والدہ (ماجدہ سیّدہ صدیقہ حضرت بی بی مریم سلام اللہ تعالیٰ علیہا) پر تہمت لگائی اور عیسائیوں نے محبت کی اور محبت میں غلو کیا یہاں تک کہ اُس درجہ کو پہنچا دیا جو اُن کا نہ تھا۔ (یعنی بعض نے آپ کو اِلٰہ کہہ دیا اور بعض نے اللہ جل جلالہ کا بیٹا کہا اور بعض نے تیسرا اِلٰہ بنا دیا)۔ پھر اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے معاملہ میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ محبت سے اَفراط کرنے والے مجھے اُن صفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بعض بغض کرنے والے جن کا بغض اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بہتان لگائیں گے۔ 12

(اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے اِس فرمان میں محبت کو اَفراط سے مقید کیا کیونکہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت

7 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 406۔ 8 ترمذی جلد 2 ص 214، مجمع الزوائد جلد 9 ص 133، شرح السنۃ جلد 14 ص 114، ابن ماجہ ص 12، نسائی جلد 8 ص 116۔ 9 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 10 ترمذی جلد 2 ص 213۔ 11 مسند احمد، مشکوٰۃ۔ 12 مسند احمد جلد 1 ص 160، مشکوٰۃ ص 565۔

اَصلِ اِیمان ہے۔ ہاں محبت میں ناجائز اَفراط بُرا ہے۔ مگر عداوت علی رضی اللہ عنہ اَصل ہی سے حرام ہے بلکہ کفر بھی ہے)۔

(6) حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم منافقین کو نہیں پہچانتے تھے مگر اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب سے اور نماز میں پیچھے رہ جانے سے اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض سے''۔ 13

حضرت علی مولیٰ رضی اللہ عنہ:

حضرت سلمہ بن کہیل علیہ الرحمہ نے حضرت ابوطفیل علیہ الرحمہ سے سنا' وہ روایت کرتے ہیں' حضرت سیّدنا ابوسریحہ یا سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا' یہ ناموں کا شبہ حضرت سیّدنا شعبہ رضی اللہ عنہ کو ہے' فرماتے ہیں: حضور سیّدنا رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے: **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ** ''جس کا میں دوست ہوں اُس کے (حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) دوست ہیں''۔ 14

ہر مومن مرد اور عورت کے مولیٰ:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' جب شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدیرِ خم (خم کے تالاب) پر اُترے (غدیر بمعنی تالاب خم ایک جگہ ہے جحفہ منزل سے تین میل دُور۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع سے واپسی پر ہوا بعض لوگ سمجھے کہ یہ واقعہ حج کو جاتے ہوئے ہوا حالانکہ اُس وقت (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) یمن میں تھے' وہاں موجود نہ تھے۔ اِس وَہم سے اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں مگر یہ اُن کی غلط فہمی ہے' واپسی پر یہ واقعہ ہوا' اُس وقت اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں سے اُن کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں؟ سب نے عرض کیا جی ہاں! (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) پھر فرمایا: **اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَّوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ** ''اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ)! جس کا میں مولا ہوں اُس کے علی مولا ہیں۔ اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ)! جو اِس سے محبت کرے تو اُس سے محبت فرما اور جو اِس سے دشمنی کرے تو اُس کا دشمن رہ)۔ پھر (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) سے اِس کے بعد (امیر المؤمنین مرادِ مصطفیٰ خلیفۂ ثانی حضرت سیّدنا) عمر (فاروق رضی اللہ عنہ) ملے' کہنے لگے' اے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنک) ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو آپ نے اِس طرح صبح سویرا پایا کہ آپ ہر مومن مرد اور مومنہ عورت کے مولیٰ ہو۔ 15

تعلقِ مواخات:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' (ہجرت کے بعد مدینہ شریف میں) حضور سیّدنا رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک دوسرے کا بھائی چارہ کروا دیا۔ اِتنے میں اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حاضر ہوئے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ اُنہوں نے حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھائی چارہ کروا دیا لیکن میرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ نہیں کروایا تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ** 16 ''تم دُنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔ 17

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

---

13 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 451۔ 14 ترمذی جلد 2 ص 212' مسند احمد جلد 1 ص 118-84' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 110' مجمع الزوائد جلد 7 ص 17' مشکوٰۃ ص 564۔ 15 مشکوٰۃ ص 565' مسند احمد جلد 5 ص 370' ابن ماجہ ص 12' مستدرک حاکم جلد 3 ص 116' مجمع الزوائد جلد 9 ص 107-106' البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 212-211۔
16 ترمذی جلد 2 ص 213' مشکوٰۃ ص 564' مستدرک حاکم جلد 3 ص 14' البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 336۔ 17 مسلم جلد 1 ص 387' مشکوٰۃ ص 563' ابن ماجہ ص 12' مسند احمد جلد 1 ص 179' مجمع الزوائد جلد 9 ص 109' قرطبی جلد 1 جز 1 ص 266۔

فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرمایا: **اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** 24 ''تم مجھ سے اُس درجہ میں ہو جو (حضرت) ہارون (علیہ السلام) کو (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے تھا لیکن بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''۔ 18

غزوۂ تبوک اور حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں جب آپ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں رہنے کا حکم فرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ مجھے یہاں بچوں اور عورتوں پر اپنا خلیفہ بنا کر چھوڑے جا رہے ہیں، دیگر مجاہدین کے ساتھ نہیں لے کر جا رہے تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے جواباً ارشاد مبارک فرمایا: **اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** 19 ''کیا تم اِس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں تمہیں اِس طرح چھوڑے جاتا ہوں جس طرح حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام، حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے، بس فرق صرف اِتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا''۔

اہلِ بیت:

حضرت سیّدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں، کہ جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی ... **فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ** ...... تو حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول کریم ﷺ نے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ)، سیدۃ النساء حضرت بی بی) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اور (سیدنا حضرت امام) حسن اور (سیدنا حضرت امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بلایا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا **اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ** 20 ''اے اللہ (جَلّ جلالک) یہ میرے اہل بیت ہیں''۔

اُمّ المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، ایک صبح حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کالی اُون کی مخلوط چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اِتنے میں (حضرت سیدنا اِمام) حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اپنی چادر مبارک میں داخل کر لیا، پھر (اِمام عالی مقام حضرت سیّدنا) حسین رضی اللہ عنہ آئے، اُنہیں بھی داخل فرما لیا، پھر (سیدۃ النساء حضرت بی بی سیّدہ) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آئیں اُنہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرمالیا، پھر (امیر المومنین حضرت سیدنا) علی (رضی اللہ عنہ) آئے تو اُنہیں بھی (چادر مبارک میں) داخل فرمالیا، پھر فرمایا: **اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا** o (الاحزاب:33) ''اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) کے گھر والو! اللہ (عزوجل) تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمائے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا فرمادے''۔ 21

حق حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہے:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ (عزوجل) (حضرت سیّدنا) ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ اُنہوں نے اپنی بیٹی (حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا نکاح میرے ساتھ کیا اور مجھے ہجرت کے مقام پر لائے اور اپنے مال سے (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) کو آزاد کرایا۔ (پھر فرمایا) اللہ (جل جلالہ) رحم فرمائے (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) پر کہ وہ حق بات کہتے ہیں اور اُنہوں نے اِس بات کی پرواہ نہیں کی کہ اُن کا کوئی دوست رہے یا نہ رہے، سوائے اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے اور اُس کے رسول (ﷺ) کے

18 یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام تو نبی ہوئے ہیں لیکن آپ نبی نہیں ہوں گے۔ 19 بخاری جلد 1 ص 526، مسلم ص 278، مسند احمد جلد 1 ص 173، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 9 ص 40، مستدرک حاکم جلد 2 ص 317، قرطبی جلد 4 جز 7 ص 268، درمنثور جلد 3 ص 292، مجمع الزوائد ص 110-109، البدایہ والنہایہ جلد 5 ص 7۔
20 مشکوٰۃ ص 568، مسلم جلد 1 ص 278، مسند احمد 185، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 7 ص 63، درمنثور جلد 2 ص 39۔ 21 مشکوٰۃ ص 568، مسند احمد جلد 6 ص 292۔

اُنہوں نے حق بات ہی کہی ہے۔ اللہ (جل جلالہٗ) رحمت فرمائے (حضرت سیّدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ) پر کہ اُن سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں اور رحمت فرمائے اللہ (عزوجل)، حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) پر، اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! وہ جہاں کہیں بھی ہوں حق اُن کے ساتھ رہے''۔ 22ے

اللہ عزوجل نے حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) کو طائف کے دن بلایا اور اُن سے سرگوشی کی تو لوگ عرض کرنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''میں نے اُن سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ (عزوجل) نے خود اُن سے سرگوشی کی''۔ 23ے

دُعائے عافیت وصحت:

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں بیمار تھا کہ میرے پاس سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ میں یہ کہہ رہا تھا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَ اِنْ کَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَ اِنْ کَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ ''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! اگر میری موت آ گئی ہے تو اَب مجھے چین عطا فرما اور اگر اَبھی دیر ہے تو مجھے صحت نصیب فرما، اگر اِمتحان ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے''۔ تو قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنک!) تم نے کیا کہا ہے؟ اُنہوں نے دوبارہ وہی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر دی جو پہلے عرض کی تھی تو سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (نورانی) پاؤں (مبارک) سے ضرب لگا کر کہا اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ وَاشْفِہٖ ''اے اللہ (جَلَّ جلالک)! اِنہیں عافیت اور شفا عطا فرما''۔ راوی کو شک ہے، فرماتے ہیں، اِس کے بعد مجھے وہ بیماری نہ ہوئی۔ 24ے

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان:

حضرت سیّدنا عبدالرحمٰن بن ابی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، حضرت ابویعلی رضی اللہ عنہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں تھے۔ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ گرمیوں کے کپڑے سردیوں میں پہنتے اور سردیوں کے کپڑے گرمیوں میں۔ ہم نے خیال کیا کہ کاش، ہم اِن سے پوچھیں تو اُنہوں نے فرمایا: میری آنکھیں دُکھتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے دن) کسی کو میرے پاس (بلانے کے لئے) بھیجا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میری آنکھیں دُکھتی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری دُکھتی آنکھوں میں اپنا لعاب شریف ڈال دیا اور میرے لئے اللہ (عزوجل) کی بارگاہ (بے کس پناہ) میں گزارش کی۔ اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَ بَرْدَ 25ے ''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! اِس سے گرمی اور سردی کو دُور رکھ''۔ تو مجھے اُس دن سے نہ گرمی لگی اور نہ سردی۔

فاتحِ خیبر:

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یعنی غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا اُس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ (عزوجل) فتح عطا فرمائے گا۔ (جس کو کل جھنڈا دیا جائے گا) وہ اللہ (جل جلالہٗ) اور اُس کے (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہے اور اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جب لوگوں نے صبح پائی تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہر ایک کو یہ اُمید تھی کہ جھنڈا اُسے دیا جائے گا (مگر شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: (حضرت) علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک

22ے ترمذی جلد 2 ص 212، البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 361، مستدرک حاکم جلد 3 ص 72۔ 23ے ترمذی جلد 2 ص 214۔ 24ے مشکوٰۃ ص 565۔ 25ے ابن ماجہ ص 12، مسند احمد جلد 1 ص 133-99، البدایہ والنہایہ جلد 7 ص 340۔

وسلم) وہ آنکھوں کے بیمار ہیں۔ (یعنی اُنہیں آنکھوں میں تکلیف ہے۔) فرمایا: اُنہیں بلاؤ۔ چنانچہ اُنہیں لایا گیا تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنا لعاب' دہن شریف اُن کی آنکھوں میں لگایا اور اَیسے اَچھے ہوگئے گویا اُنہیں درد تھا ہی نہیں۔ حضور ﷺ نے اُنہیں جھنڈا عطا فرمایا تو (اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا میں اُن سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ ہماری مثل ہو جائیں؟ فرمایا: نرمی پر جاؤ حتیٰ کہ اُن کے میدان میں اُترو پھر اُنہیں اِسلام کی طرف بلاؤ اور اُنہیں اللہ (عزوجل) کے اُن حقوق کی خبر دو جو اُن پر اِسلام میں لازم ہیں۔ اللہ (جل جلالہ) کی قسم! اگر اللہ (تبارک وتعالیٰ) تمہارے ذریعے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لئے اِس سے اَچھا ہے کہ تمہارے پاس سرخ اُونٹ ہوں۔ [26]

قوتِ حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' غزوہ خیبر میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ پر خیبر کا دروازہ اُٹھا لیا تھا اور مسلمان اِس دروازے پر چڑھ کر قلعہ کے اَندر داخل ہوگئے تھے اور خیبر کو فتح کر لیا تھا۔ اِس کے بعد آپ نے وہ دروازہ پھینک دیا جب اُس دروازے کو گھسیٹ کر دوسری جگہ ڈالا جانے لگا تو چالیس افراد نے اُس کو اُٹھایا۔ [27]

حضرت سیّدنا ابنِ اسحاق علیہ الرحمہ نے مغازی میں حضرت ابن عساکر علیہ الرحمہ نے حضرت ابورافع علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے' کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے غزوۂ خیبر میں قلعہ کا دروازہ اُکھاڑ کر بہت دیر تک اپنے ہاتھ پر رکھا اور اُس سے ڈھال کا کام لیا' جس وقت قلعہ فتح ہوگیا تو اُس دروازے کو پھینک دیا' جنگ سے فراغت کے بعد ہم اَسّی اَفراد نے مل کر اُسے ہلانا چاہا لیکن وہ نہ ہلا۔ [28]

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' **اَلنَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ** [29] "(امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی رضی اللہ عنہ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے"۔

بارگاہِ نبوی ﷺ میں قدر ومنزلت:

اَمیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' مجھے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے وہ قرب ومنزلت حاصل تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ تھی- میں آپ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں صبح سویرے حاضر ہوتا تھا اور عرض کرتا تھا: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ** "اے اللہ (جَلَّ جلالک) کے نبی (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ (ﷺ) پر سلام ہو"۔ تو اگر آپ (ﷺ) کھنگار دیتے تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا وگرنہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو جاتا۔ [30]

علم کے شہر کا دروازہ:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس اور حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاتِ الْبَابَ** [31] "میں علم کا شہر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں اور جو شہر میں جانے کا اِرادہ کرے تو اُس کو دروازے پر آنا چاہئے"۔

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حکمت کا دروازہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حکمت (وعلم) کا گھر ہوں اور (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) اُس کا دروازہ ہیں"۔ [32]

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے اشتیاق:

حضرت سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جن میں (اَمیر المؤمنین

---

[26] بخاری جلد 1 ص 525، مسلم جلد 1 ص 279۔ [27] تاریخ الخلفاء ص 133 بحوالہ ابن عساکر۔ [28] تاریخ الخلفاء ص 133 علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ۔ [29] ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 456۔ [30] مشکوٰۃ ص 565۔ [31] مستدرک حاکم جلد 3 ص 126، مجمع الزوائد جلد 9 ص 114۔ [32] مشکوٰۃ ص 564، ترمذی جلد 2 ص 213۔

حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) تھے۔ فرماتی ہیں، میں نے حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سنا اور وہ (یعنی حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ) اپنے نورانی ہاتھ مبارک اُٹھائے ہوئے تھے اور (دُعا فرما رہے تھے) اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا 33 ”اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! مجھے اُس وقت تک اِس دارِ فانی سے نہ لے جانا جب تک تو مجھے (حضرت) علی (رضی اللہ عنہ) کو نہ دکھا دے“۔

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

حضرت سیّدنا جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گیا تو میں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پردہ کے پیچھے سے آواز سنی۔ میری والدہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ رہی تھیں تو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تو مجھ سے اَیسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہے، اللہ عزوجل کی قسم! میں کسی اَیسے شخص کو نہیں جانتی جو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب ہو اور نہ زمین میں اَیسی عورت ہے جو حضرت سیّدہ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ عزیز ہو“۔ 34

جنت الخلد میں جانے کا نسخہ:

حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کی طرح زندگی گزارے اور میرے وصال کی طرح فوت ہو اور جنت الخلد میں رہے، جس کا مجھ سے پروردگار نے وعدہ کیا ہے تو اُسے چاہئے کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی (رضی اللہ عنہ) بن ابو طالب کی اِطاعت کرے۔ کیونکہ وہ تم کو سیدھے راستے سے نہ ہٹنے دے گا اور گمراہی میں ہرگز داخل نہ کرے گا“۔ 35

33 ترمذی جلد 2 ص 214۔ 34 زالۃ الخفاء جلد 4 ص 456۔ 35 ازالۃ الخفاء جلد 4 ص 451۔

دواخانہ پیغامِ صحت

پیغامِ صحت کا پیغام

تندرست معدہ تندرست انسان

جسمانی و روحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آ چکے ہیں

اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا

اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں

تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم مزمل حسین عارف

B.A F.T.J اسلامک سٹڈیز

0300-8160837

0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغامِ صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب

مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں

معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ و مثانہ کے امراض، مردانہ و زنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اَولادی، اَٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

15 رمضان المبارک ولادتِ باسعادت

حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ

از قلم: اُمّ مفاذا

وِلادتِ باسعادت:

سیّد الساجدین، اِمام الزاہدین، حجۃ العارفین، فخر السالکین، قطب العالمین، فرزندِ نبی آخرالزماں حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ ہجرت کے تیسرے سال پندرہ رمضان المبارک کو مدینہ منورہ میں بروز جمعۃ المبارک پیدا ہوئے۔ آپ کا نام مبارک حسن کنیت ابومحمد خطاب مبارک سیّد اور ریحانۃ النبی اور لقب شبیہ رسول ﷺ ہے۔

جب حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''حرب'' رکھا۔ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اپنی پیاری بیٹی سیّدۃ النساء فی العالمین حضرت بی بی سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام حرب سے بدل کر حضرت حسن رضی اللہ عنہ رکھ دیا گیا۔ روایات میں ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیّدنا ہارون علیہ السلام کے صاحبزادے شبر کے نام پر آپ رضی اللہ عنہ کا نام حضرت حسن رضی اللہ عنہ رکھا۔ 1

حضرت سیّدنا اِمام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر السیوطی اپنی تصنیف تاریخ الخلفاء میں روایت کرتے ہیں: ''بے شک اللہ (عزوجل) نے حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ دونوں ناموں کو پردہ میں رکھا اور یہاں تک کہ حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں نام اپنے بیٹوں کے رکھے''۔ 2

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ (جَلَّ جلالہٗ)! میں اِنہیں محبوب رکھتا ہوں تو بھی اِن کو محبوب رکھ اور اُس کو بھی محبوب رکھ جو اِن کو محبوب رکھتا ہو۔ 3

حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے فرمان مبارک:

(1) خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ منبر شریف پر رونق اَفروز تھے اور حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو مبارک میں بیٹھے تھے۔ سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ ابۡنِیۡ هٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهُ اَنۡ یُّصۡلِحَ بَیۡنَ فِئَتَیۡنِ عَظِیۡمَتَیۡنِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ** 4

''یہ میرا بیٹا سردار ہے اور اُمید ہے کہ اللہ (جلالہٗ) اِس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروا دے گا''۔ قارئینِ کرام! ملاحظہ ہو رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ جنگِ صفین اور جنگِ جمل کے بعد مسلمانوں کا اِختلاف بڑھ گیا بالآخر مسلمانوں کے درمیان صلح اور اِتفاق حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ کی بدولت ہی ممکن ہوا۔

پھول:

(2) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے

1 الادب المفرد ص 121، کنزالعمال حدیث نمبر 37692، مستدرک حاکم جلد 3 ص 180 حدیث نمبر 166، جلد 3 حدیث نمبر 168 ص 183، تہذیب تاریخ دمشق لابن عساکر جلد 4 ص 204، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 ص 96 حدیث نمبر 2773، جلد 3 ص 96 حدیث نمبر 2774، مجمع الزوائد جلد 8 ص 52، مسند احمد جلد 1 ص 118-98، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 166، جلد 7 ص 163، ابن حبان حدیث نمبر 2227۔ 2 تاریخ الخلفاء ص 365۔ 3 مشکوٰۃ ص 570 حدیث نمبر 6165، ترمذی جلد 2 ص 217 حدیث نمبر 3769، المعجم الصغیر للطبرانی جلد 1 ص 199، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 12 ص 98، تاریخ ابن عساکر جلد 4 ص 319، مرقاۃ جلد 11 ص 315۔ 4 بخاری حدیث نمبر 2704، مشکوٰۃ حدیث نمبر 6144۔

فرمایا: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا 5

''بے شک (حضرت اِمام) حسن اور (حضرت اِمام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں دُنیا میں میرے دو پھول ہیں''۔

جنت کے جوانوں کے سردار:

(3) حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ 6 ''(حضرت اِمام) حسن اور (حضرت اِمام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہیں''۔

مشابہت:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے بہت ہی مشابہ تھے۔ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ صرف ظاہری مشابہت تھی بلکہ باطنی اِعتبار سے بھی مکمل مشابہت تھی۔ اَعلیٰ حضرت الشاہ اِمام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مشابہت کا نقشہ مبارک بڑی عقیدت اور محبت سے بیان کرتے ہیں:

ایک سینہ تم مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین اِن کے جاموں میں ہے نیما نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توام میں لکھا یہ دو ورقہ نور کا

(حدائق بخشش حصہ دوم)

ایک اور مقام پر فرمایا ہے:

معدوم نہ تھا سایہ شاہِ ثقلین
اِس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسین
تمثیل نے اِس سایہ کے دو حصے کئے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

(حدائق بخشش حصہ دوم ص 87)

کیا شان ہے سواری کی؟

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک مرتبہ سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اپنے دوش مبارک پر حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ کو لئے جا رہے تھے۔ دیکھنے والوں نے اِس منظر کو دیکھ کر کہا۔ سبحان اللہ! بڑی اَچھی سواری ہے اے صاحبزادے! نبیِ قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور سوار بھی بہترین ہے۔

سخاوت کا واقعہ:

ابنِ عساکر علیہ الرحمہ سے روایت بیان کرتے ہیں: حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ ایک بار ایک باغ کے قریب سے گزر رہے تھے ایک نوعمر حبشی غلام کو دیکھا وہ بیٹھا ہے اُس کے ہاتھ میں روٹی تھی اور سامنے کتا بیٹھا تھا۔ وہ لڑکا ایک لقمہ خود کھاتا اور دوسرا اُس کو کھلاتا اِس طرح پوری روٹی تقسیم کر کے کھائی۔ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے اُس سے اِس معاملہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ وہ لڑکا کہنے لگا میری آنکھیں اِس (کتے کی) آنکھیں دیکھ کر شرم محسوس کرتی تھیں کہ میں زیادہ کھا جاؤں۔ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ وہ غلام بولا کہ ابان بن عثمان کا غلام ہوں' حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اَحاطہ کس کا ہے؟ اُس نے عرض کیا' ابان کا۔ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں یہاں ہی رہنا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ گئے اور اُس غلام کو خرید ا اور احاطہ بھی خرید لیا۔ غلام کے پاس گئے اور فرمایا: میں نے تم کو خرید لیا ہے۔ اُس نے اُٹھ کر عرض کیا' اللہ

5 بخاری جلد 1 ص 530' فتح الباری جلد 7 ص 142-119' حدیث نمبر 3753' عمدۃ القاری جلد 8 جز 16 ص 243' مشکوٰۃ ص 569 حدیث نمبر 6164' مسند احمد جلد 2 ص 93-85' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 12 ص 100' الادب المفرد ص 32 سانگلہ ہل' ص 16' بیروت' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 ص 137' البدایہ والنہایہ جلد 4 جز 8 ص 193' مرقاۃ جلد 11 ص 314' ترمذی حدیث نمبر 3770' کنز العمال حدیث نمبر 34251۔ 6 مشکوٰۃ ص 570 حدیث نمبر 6163' ترمذی حدیث نمبر 3768' ابن ماجہ حدیث نمبر 118' مسند احمد جلد 3 ص 3' مستدرک حاکم جلد 3 ص 182 حدیث نمبر 4778' مجمع الزوائد جلد 9 ص 178' مرقاۃ جلد 11 ص 314۔

(سبحانہٗ و تعالیٰ) اور اُس کے (پیارے اور محبوب) رسول ﷺ اور اُن کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کے اَحکام سننے والا اور فرماں بردار ہوں۔ پھر حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میری طرف سے آزاد ہے اور یہ اَحاطہ تجھے ہبہ کر دیا۔ سیرت و شخصیت، عظمت و اَہمیت اور عزت و توقیر میں، خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر، حضرت سیّدنا ابن عباس، حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی بکثرت اَحادیث مروی ہیں۔

حضرت سیّدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نمازِ عصر سے فارغ ہو کر مسجدِ نبوی شریف سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ کو کندھوں پر اُٹھا لیا اور فرمایا کہ میرا باپ آپ پر قربان یہ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتے ہیں اور اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے نہیں مشابہت رکھتے ہیں اِس پر (حضرت سیّدنا) علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) مسکرا دیئے''۔7

خشک درخت پر تازہ کھجوریں:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف ''سعادت الکونین فی فضائل الحسنین'' میں بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ سفر میں تھے حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور کے درخت کے نیچے بستر لگایا اور دوسرے درخت کے نیچے حضرت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا بستر تھا۔ لیٹتے ہوئے حضرت سیّدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا، اگر اِس درخت میں تر خرمے لگے ہوتے تو خوب مزے سے کھاتے حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے اِرشاد فرمایا: تمہیں تر کھجوریں درکار ہیں۔ اُس نے عرض کیا، جی ہاں! حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا فرمائی دیکھتے ہی دیکھتے سارا درخت سبز ہو گیا تازہ کھجوریں نکل آئیں تمام قافلے والوں نے سَیر ہو کر کھائیں۔

فرزند پیدا ہونے کی بشارت:

آپ رضی اللہ عنہ پیدل حج کے لئے تشریف جا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، حضور آپ کا غلام ہوں میرے لئے دُعا فرمائیں کہ میرے ہاں تندرست لڑکا پیدا ہو۔ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم گھر جاؤ تم نے جیسا فرزند چاہا ہے اللہ عزوجل نے تمہیں ویسا ہی فرزند عطا فرما دیا ہے اور یہ لڑکا ہمارا عقیدت مند اور جانثار ہوگا۔ جب وہ شخص اپنے مکان میں گیا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جس فرزند کی بشارت آپ نے عطا فرمائی ویسا ہی لڑکا آپ کے گھر پیدا ہوا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت:

خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت سیّدنا اِمام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ کو شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے دوران آپ سرکار ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں لے کر آئیں اور عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! انہیں اَپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمایئے۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (حضرت سیّدنا اِمام) حسن (رضی اللہ عنہ) میری سرداری کے وارث ہیں اور (حضرت سیّدنا اِمام) حسین (رضی اللہ عنہ) میری جرأت اور سخاوت کے وارث ہیں''۔ (طبرانی فی الکبیر، مجمع الزوائد)

وصال:

آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 47 سال تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ 49ھ ماہ ربیع الاوّل 50ھ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب زہر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں آپ کی والدہ محترمہ سیّدۃ النساء حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

7۔ بخاری حدیث نمبر 3750-3542، مشکوٰۃ حدیث نمبر 6178۔

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe
& Healthy
WIN Power Pack
Maintenance
Free
Rechargeable
BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free
Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا

مُنیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ (ایم۔اے)

الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com

پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے

info@seedharastah.com

+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

www.nagina.tv | naginatv | YouTube naginatv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اِجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔

(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اِجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔

(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv | www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541

پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔

ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

غزوۂ بدر

ترتیب: پیرطریقت صاحبزادہ بشیراحمد یوسفی (M.C.S)

ہجرت کے دوسرے سال سترہ رمضان المبارک کوغزوۂ بدر کا واقعہ پیش آیا۔ اِس کو غزوۂ بدرِ عظمٰی اور غزوۂ بدرِ کبریٰ بھی کہتے ہیں۔ بدر ایک بستی کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے قریباً 120 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

یہ بہت عظیم غزوہ تھا۔ جس کے ذریعے دینِ اِسلام کو چار چاند لگے۔ اِس غزوہ نے حق وباطل کے درمیان فرق واِمتیاز کردیا۔ اِس لئے اِس غزوہ کے دن کو یوم الفرقان بھی کہتے ہیں جیسا کہ قرآنِ مجید میں بیان ہے:۔ ....وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا یَوۡمَ الۡفُرۡقَانِ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ؕ .... (الانفال۔41) ''اور اِس پر جو ہم نے اپنے (محبوب) بندے پر فیصلہ کے دن اُتارا جس دن دونوں فوجیں مِل گئی تھیں''۔

یعنی مسلمان مجاہدین اور کافر دہشت گرد اِس دن میدان جنگ میں جمع ہوئے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم نے مشرکینِ مکہ کو ذِلّت آمیز شکستِ فاش سے خوار کیا تھا۔

اِس غزوہ میں قتال' میدانِ بدر میں جمعۃ المبارک کو ہوا تھا۔ اِس میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی جن میں ستتر (77) مہاجرین تھے اور دو سو چھتیس (236) اَنصار تھے۔ اِن تین سو تیرہ (313) میں سے آٹھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ تھے جو کسی اَہم مشن اور کام میں ہونے کی وجہ سے میدانِ بدر میں حاضر نہ تھے مگر اَموالِ غنیمت میں اُن کو حصّہ عطا فرمایا گیا۔ اُن میں سے تین مہاجرین تھے' ایک امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سیّدہ بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علالت کی وجہ سے تیمارداری میں رُکے تھے۔ دوسرے حضرت سیّدنا طلحہ اور حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو مشرکینِ مکہ مکرمہ کے قافلے کی جستجو میں گئے تھے' اِن کے علاوہ پانچ انصار تھے۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے:۔

تھے اُن کے پاس دو گھوڑے' چھ زرہیں' آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دُنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پہ تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا تو اِک سادی سی کالی کملی والے پر

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جان نثارانہ تقریر فرمائی لیکن قائدالمرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنصار کی طرف دیکھتے تھے کیونکہ بیعتِ عقبہ میں اُن کے ساتھ یہ عہد وپیمان ہوا تھا کہ وہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور دشمنانِ دین سے مدافعت اپنے گھروں میں کریں گے اور تلوار اُس وقت اُٹھائیں گے جب دشمن مدینہ منورہ پر چڑھ آئیں گے۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: آخر حضرت سیّدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (اَنصار کے رئیس) اُٹھے اور اُنہوں نے عرض کی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) قسم ہے اُس ذاتِ (اَقدس جَلّ جلالہٗ) کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور سمندر میں کود پڑیں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو برک الغماد (حبشہ کے شہروں میں سے ایک شہر ہے) تک بھگادیں گے۔ (ہم ہر طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تابع ہیں۔ ہم میں سے کوئی ایک بھی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے گا) اِس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لئے دُعائے خیر فرمائی۔ [1]

حضرت سیّدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور وہ بات نہیں کہیں گے: جو حضرت سیّدنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی قوم نے کہی تھی کہ اِذۡھَبۡ اَنۡتَ وَ رَبُّکَ

[1] مسلم جلد 1 ص 102۔

فَقَاتِلَا '' فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا [2] آپ (علیہ السلام) اور آپ (علیہ السلام) کا پروردگار دونوں جائیں (اور قوم جبارین سے) لڑیں''۔ وَ لٰكِنْ نُّقَاتِلُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ وَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ خَلْفِكَ بلکہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف' آپ ﷺ کے بائیں جانب' آپ ﷺ کے آگے اور پیچھے دشمن کے ساتھ لڑیں گے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو اِس حدیثِ پاک کے راوی ہیں' فرماتے ہیں میں نے دیکھا فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَ سَرَّهٗ يَعْنِيْ قَوْلَهٗ سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اَنور خوشی سے چمکنے لگا' آپ ﷺ خوش ہوگئے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیّدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی یہ ایسی نیکی دیکھی اگر وہ مجھے حاصل ہوتی تو اِس کے مقابل کسی نیکی کو نہ دیکھتا۔ سب سے زیادہ مجھ کو وہ پسند ہوتی''۔ [3]

آپ ﷺ 8 یا 12 رمضان المبارک [2] ھ کو اپنے جانثاروں کے ساتھ شہر سے نکلے۔ اور 17 رمضان المبارک کو بدر کے قریب پہنچے۔ قریشِ مکہ مکرمہ چونکہ پہلے پہنچ گئے تھے اِس لئے اُنہوں نے مناسب مقامات پر قبضہ کرلیا۔ بخلاف اِس کے مسلمانوں کی طرف چشمہ یا کنواں تک نہ تھا۔ زمین ایسی ریتلی تھی کہ اُونٹوں کے پاؤں ریتلی زمین میں دھنس جاتے تھے۔ تائیدِ ایزدی اور رحمتِ الٰہی سے مینہ برس گیا جس سے گرد جم گئی اور جا بجا پانی کو روک کر چھوٹے چھوٹے حوض بنالئے گئے۔ پوری وادی جَل تھَل ہوگئی۔ سب پانی سے سیراب ہوئے' غسل کیا' وضو کیا' اُونٹوں کو پانی پلایا اور مشکیزے بھر کر رکھ لئے۔ ریگزار مضبوط اور سخت ہوگئے۔ کفار کی زمین میں کیچڑ ہوگیا۔ اِس قدرتی اِحسان کا ربِّ کریم نے قرآنِ مجید میں اِس طرح ذکر فرمایا:... وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝ (الانفال: 11) ''اور آسمان سے تم پر پانی اُتارا کہ تمہیں اِس سے ستھرا کرے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرمائے اور تمہارے دِلوں کی ڈھارس بندھائے اور اِس سے تمہارے قدم جمائے''۔

دونوں فوجیں آمنے سامنے مقابل ہیں۔ حق و باطل' کفر و اِسلام' نور و ظلمت' نیکی و بدی اور خیر و شر۔ ''بے شک تمہارے لئے نشانی تھی دو گروہوں کی جو آپس میں لڑ پڑے' ایک جتھہ اللہ (عزوجل) کی راہ میں لڑتا اور دوسرا کافر جو (مسلمانوں نے) آنکھوں دیکھا اپنے سے دوگنا سمجھیں''۔ [4]

خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر سخت خضوع کی کیفیت طاری ہوئی۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہِ اَقدس میں عرض کیا' ''اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنا وعدہ اور اِقرار پورا فرما' اے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ)! اگر تیری مرضی یہی ہے تو پھر زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا''۔ [5] (یعنی اگر آج یہ تین سو تیرا نفوسِ قدسیہ مٹ جاتے ہیں تو پھر قیامت تک تیرا کوئی نام لیوا نہ ہوگا)۔

یعنی وہ وعدہ یہ کہ پیغمبروں کو غلبہ ہوگا جیسے اِس آیت مبارکہ میں ہے: وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: 171 تا 173) ''اور بے شک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (یعنی رسولوں علیہم السّلام) کیلئے کہ بیشک اُن کی مدد ہوگی۔ اور بیشک ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا''۔

حضرت سیّدنا ابنِ اسحاق علیہ الرحمہ کی روایت میں ہے کہ جب قریشِ مکہ مکرمہ کے کافر سامنے آئے تو آپ ﷺ نے یوں دُعا فرمائی ''اے میرے اللہ (جَلَّ جَلالُکَ)! یہ قریش کے لوگ

---

[2] المائدۃ: 124۔ [3] بخاری جلد 2 ص 564' شرح السنۃ جلد 7 ص 118۔ [4] آل عمران: 13۔ [5] بخاری جلد 2 ص 564' مشکوۃ حدیث نمبر 5872' شرح السنۃ جلد 5 ص 540' مسند احمد جلد 5 ص 329۔

بڑے غرور اور فخر کے ساتھ پیغمبر (ﷺ) سے لڑنے اور جھٹلانے کو آ رہے ہیں' اپنی مدد بھیج جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے''۔

اِس بے قراری پر بندگانِ خاص کو رِقت آ گئی۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ) اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ آخر روحانی تسکین کے لئے فرمایا: **سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ** o (قمر:45) ''اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت (فوجِ کفار) اور پشتیں پھیر دیں گے''۔ 6

مسلمانوں کو اللہ کریم نے فتحِ عظیم سے نوازا۔ مسلمانوں میں صرف 14 جانثاروں نے جامِ شہادت نوش کیا جن میں 6 مہاجر اور باقی اَنصار تھے لیکن دوسری طرف قریش کی اَصل طاقت ٹوٹ گئی اور روسائے قریش جو اپنی قوم میں بہادری میں مشہور اور قبائل کے سپہ سالار تھے' ایک ایک کر کے مارے گئے۔ اِن میں عتبہ، ابوجہل، ابوالبختری' زمعہ بن الاسود، عاص بن ہشام، اُمیّہ بن خلف، عتبہ بن الحجاج قریش کے سردار تھے قریباً ستر واصل جہنم اور اِسی قدر گرفتار ہوئے۔

مسلمان شہداء کے نام:

اِس غزوہ میں مسلمانوں کی طرف سے صرف چودہ مجاہدین شہید ہوئے جن کے اَسمائے مبارک یہ ہیں۔ (1) حضرت سیّدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف' (2) حضرت سیّدنا عمیر بن ابی وقاص' (3) حضرت سیّدنا ذوالشمالین عمیر بن عبد بن عمرو بن نضلہ (4) حضرت سیّدنا عاقل بن ابی بکیر' (5) حضرت سیّدنا مہجع مولی عمر بن خطاب' (6) حضرت سیّدنا صفوان بن بیضار (یہ چھ مہاجرین میں سے ہیں)' (7) حضرت سیّدنا سعد بن خیثمہ' (8) حضرت سیّدنا مبشر بن عبدالمنذر' (9) حضرت سیّدنا حارثہ بن سراقہ' (10) حضرت سیّدنا عوف ومعوذ پسران عفراء' (11) حضرت سیّدنا عمیر بن حمام' (12) حضرت سیّدنا رافع بن معلیٰ اور (13) حضرت سیّدنا یزید بن حارث بن فسحم (یہ آٹھ اَنصار میں سے ہیں) رضی اللہ عنہم۔

خبرِ غیب غداً جائے مرگ:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (کہ غزوۂ بدر کے شروع ہونے سے پیشتر حضور پُر نور ﷺ نے شیطانی فوج کے مُردوں کے مرنے کے مقامات پر نشان لگائے) سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّ یَضَعُ یَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ** ﷺ 7 ''یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور اپنا (نورانی) دستِ (مبارک) اُس جگہ زمین پر رکھا اور یہ فلاں مردُود کے گرنے اور مرنے کی جگہ ہے۔ (حضرت سیّدنا) انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں پھر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اُس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر کافر اُسی جگہ مرا۔

بدری مجاہدوں کی شان:

حضرت سیّدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ جو بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں' اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت سیّدنا جبرائیلِ (امین رضی اللہ عنہ) شفیعِ اُمّت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوئے' عرض کرنے لگے' آپ (ﷺ) بدر والوں کو کیسا شمار کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب مسلمانوں سے اَفضل ہیں یا اِس جیسا کلمہ اِرشاد فرمایا۔ حضرت سیّدنا جبرائیل (علیہ السلام) نے کہا' اِسی طرح جو فرشتے بدر کی جنگ میں شریک ہوئے تھے وہ بھی سب فرشتوں سے اَفضل ہیں۔'' 8 اگرچہ فرشتے اور غزوات اور جنگوں میں بھی اُترتے تھے مگر بدر میں فرشتوں نے لڑائی بھی کی۔ حضرت سیّدنا اِمام بیہقی علیہ الرحمہ نے روایت بیان کی کہ فرشتوں کی مار پہچانی جاتی تھی گردن پر چوٹ آگ کا سا داغ۔

---

6 بخاری جلد 2 ص 564، ابن کثیر جلد 3 ص 559 (الشعب) شرح السنۃ جلد 7 ص 118۔ 7 مسلم جلد 1 ص 102' ابوداؤد جلد 2 ص 8' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 9 ص 148' مسند احمد جلد 3 ص 258-219' شرح السنۃ جلد 7 ص 122' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 2 ص 48' مجمع الزوائد جلد 6 ص 80' الاسماء والصفات ص 168-1627۔ 8 بخاری جلد 2 ص 569۔

اِعتکاف اور مسائل اِعتکاف

ازقلم: صوفی باصفا پیر طریقت رہبر شریعت علامہ منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ ۙ فِی الْمَسَاجِدِ ؕ ... (البقرۃ:187) ''اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجد میں اِعتکاف میں ہو''۔

عاکفون عکف سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ٹھہرنا' پکڑنا' قائم رہنا یا کسی جگہ بند ہونا۔ شریعتِ مطہرہ میں دنیوی تعلقات اور مصروفیات اور بیوی بچوں سے الگ ہو کر مسجد میں (بہ نیّت عبادت) قیام کرنے یا ٹھہرنے کو اِعتکاف کہتے ہیں۔ اِعتکاف قدیم عبادت ہے۔

حکمتِ اِعتکاف:

حکمتِ اِعتکاف یہ ہے کہ دنیوی مصروفیات اور نفسانی خواہشات سے بے تعلق ہو کر ایک کلمہ گو ایماندار فکر و عمل کی ساری قوتوں کو اللہ (ﷻ) کی یاد میں اور عبادت میں لگا دے۔ اِس عمل سے تزکیۂ نفس کی خاطر لغو باتوں اور بُرائیوں سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔ شب و روز کے مجاہدے عبادت اور ذکر و دُرود کی کثرت سے سکونِ قلب اور روحانی سرور حاصل ہوتا ہے۔ اِس چند روزہ تربیتی کورس سے عبادت میں خشوع و خضوع اور قرب حاصل ہوتا ہے۔ چند دن کا مجاہدہ دل پر گہرے اَثرات چھوڑتا ہے۔ اِعتکاف بندۂ مومن کو یہ اِحساس دلاتا ہے کہ دنیا کی طرح طرح کی رنگینیوں اور دِل کشیوں کے باوجود ربِّ ذوالجلال والاکرام سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہونا چاہئے اور اِتباعِ مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ رسول ﷺ خلاصۂ زندگی ہونا چاہئے۔

آخری عشرہ میں اِعتکاف:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِرشاد فرماتی ہیں' (پیارے) نبی (کریم رؤف و رحیم) ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اِعتکاف فرماتے تھے۔ 1

دو حج اور دو عمرے کا ثواب:

حضرت اِمام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّدنا اِمام حسین رضی اللہ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ پیارے محبوب پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ والثناء نے اِرشاد مبارک فرمایا کہ جس نے رمضان المبارک میں آخری دس دنوں کا اِعتکاف کر لیا تو وہ اَیسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔ (بہارِ شریعت حصہ پنجم' اِعتکاف کا بیان)

اِعتکاف کی سُنّت:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں:

اَلسُّنَّةُ عَلَی الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسُّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِیْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ 2

''معتکف کے لئے سُنّتِ مبارکہ یہ ہے کہ نہ تو بیمار کی مزاج پرسی کرے' نہ جنازے کے لئے جائے' نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لئے مسجد سے باہر نکلے' مگر حاجاتِ ضروریہ کے لئے۔ اِعتکاف (مسنون) بغیر روزہ کے نہیں ہوتا اور جامع مسجد (یعنی جماعت والی مسجد) میں اِعتکاف کرے''۔

آخری عشرہ میں شب بیداری:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب (ماہِ) رمضان (المبارک) کا آخری عشرہ داخل ہوتا۔ آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور عبادت میں

---

1 ابوداؤد جلد 1 ص 341' بخاری جلد 1 ص 271' عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما' مسلم جلد 1 ص 371' ترمذی ص 164' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 315-314' فتح الباری جلد 4 ص 271' سنن دارمی جلد 2 ص 27' شرح السنۃ جلد 6 ص 391۔ 2 ابوداؤد جلد 1 ص 432' مشکوٰۃ ص 183' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 321-320-315۔

بہت کوشش فرماتے اور (اُمّت کے نمونہ کے لئے) کمر ہمت باندھتے۔ 3

مسئلہ: معتکف فجر کی نماز کے بعد اپنے اِعتکاف کی جگہ کا اِنتظام کرے۔

مسئلہ: معتکف کو بیسویں روزے کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہو جانا چاہئے۔ غروبِ آفتاب کے ایک لمحہ بعد بھی داخل ہوگا تو اِعتکاف نہ ہوگا۔

مسجد سے نکلنے کے عذر:

معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں:

(1) حاجتِ طبعی کہ مسجد میں پوری نہ کر سکے جیسے پاخانہ' پیشاب' اِستنجاء' وضو اور اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل۔ مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ اگر مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی اَیسی چیز نہ ہو جس میں غسل کا پانی لے سکے اِس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور اگر صحن وغیرہ ہو کہ اُس میں وضو اِس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ نکلے گا تو اِعتکاف جاتا رہے گا۔ یونہی اگر مسجد میں وضو و غسل کے لئے جگہ بنی ہو تو باہر جانے کی اَب اِجازت نہیں۔

(2) حاجتِ شرعی مثلاً جمعہ کے لئے جانا یا اَذان کہنے کے لئے مینارہ پر جانا۔ جب کہ مینارا پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر مینارا کا راستہ اَندر سے ہو تو غیر مؤذن بھی مینارا پر جا سکتا ہے۔ مؤذن کی تخصیص نہیں۔ (بہارِ شریعت)

اشعۃ اللمعات شرح مشکٰوۃ شریف فی کتاب الصوم میں باب الِاعتکاف میں شیخ المشائخ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ غسل کے لئے مسجد سے نکلنے کے جواز میں میں نے کوئی روایت نہیں دیکھی۔ صاحبِ مرقاۃ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر مسجد میں مستعمل پانی بالکل نہ گرے تو وہاں ہی غسل کرے۔ غسل خانہ میں نہ جائے۔

مسئلہ: قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کے بعد فوراً چلا آئے۔ ٹھہرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مسجد کے قریب قضائے حاجت کے لئے کوئی جگہ نہیں تو اپنے گھر قضائے حاجت کے لئے جا سکتا ہے۔

مسئلہ: پاخانہ یا پیشاب کے لئے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا اِعتکاف فاسد ہو گیا۔

مسئلہ: کوئی دینی بھائی اَیسی مسجد میں اِعتکاف بیٹھا جہاں جمعۃ المبارک کی نماز نہیں ہوتی تو جمعۃ المبارک اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اُس وقت جائے کہ اَذان ثانی سے پیشتر سُنّتیں پڑھ سکے اور اگر دُور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے مگر اِس اندازے سے جائے کہ اَذانِ ثانی کے پہلے سُنّتیں پڑھ سکے' زیادہ پہلے نہ جائے اور یہ بات اُس کی رائے پر ہے جب اُس کی سمجھ میں آ جائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت رہے گا' چلا جائے اور فرضِ جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سُنّت کی پڑھ کر چلا آئے۔

اور اگر پچھلی سنتوں کے بعد واپس نہ آیا وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا۔ اگرچہ ایک دن رات تک وہیں رہ گیا یا اپنا اِعتکاف وہیں پورا کیا تو وہ اِعتکاف فاسد نہ ہوا۔ مگر یہ مکروہ ہے۔ اگر اَیسی مسجد میں اِعتکاف کیا جہاں جمعۃ المبارک ہوتا ہو تو دوسری مسجد میں جمعہ شریف پڑھنے کے لئے نہیں نکل سکتا۔

مسئلہ: اگر اَیسی مسجد میں اِعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لئے نکلنے کی اِجازت ہے۔ (بہارِ شریعت بحوالہ درمختار)

مسئلہ: اگر وہ مسجد (جس میں معتکف تھا) گر گئی یا کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اِعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

3 مسلم جلد 1 ص 372 دو سندیں۔

مسئلہ: اگر ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لئے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لئے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلاوا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نمازِ جنازہ کے لئے گیا اگرچہ کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو اِن سب صورتوں میں اِعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری)

ڈوبتے اور جلتے ہوئے کو بچانے کے لئے اِعتکاف کو قربان کرنے میں حرج نہیں۔ جتنے دن اِعتکاف میں رہا وہ اور آخر تک جتنے دن بیٹھے گا اُس کو نفلی ثواب ضرور ملے گا۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: معتکف مسجد ہی میں کھائے، پیئے، سوئے۔ اِن اُمور کے لئے مسجد سے باہر جائے گا تو اِعتکاف جاتا رہے گا۔ (درمختار، بہارِ شریعت) مگر کھانے پینے میں یہ اِحتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: معتکف نیند میں چلتے چلتے مسجد سے باہر نکل گیا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: سحری یا اِفطاری کا اِنتظام نہ ہونے کی صورت میں معتکف گھر سے سحری یا اِفطاری کے لئے کھانا لا سکتا ہے، اَلبتہ گھر میں کھا نہیں سکتا۔ کھانا اپنے اِعتکاف کے مقام پر آ کر کھائے۔

مسئلہ: معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھے یا ذکرِ الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اگر بہ نیّت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا ثواب کی بات سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بُری بات سے چپ رہا تو یہ مکروہ نہیں۔ بلکہ یہ تو اَعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بُری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں نہ ثواب ہو، نہ گناہ، یعنی مباح بات معتکف کو مکروہ ہے۔ ضروری بات معتکف کو جائز ہے جبکہ بوقت ضرورت ہو اور بے ضرورت مسجد میں مباح کلام بھی نیکیوں کو اَیسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

مسئلہ: کسی دن یا کسی مہینے کے اِعتکاف کی منّت مانی ہو تو اِس سے پیشتر بھی اُس منّت کو پورا کر سکتا ہے۔ یعنی جب کہ معلق نہ ہو اور مسجد حرام شریف میں اِعتکاف کرنے کی نیّت مانی ہو تو دوسری مسجد میں بھی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: نفلی اِعتکاف چھوڑ دے تو اُس کی قضاء نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا اور مسنون اِعتکاف کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کے لئے بیٹھا تھا اُسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اُس ایک دن کی قضاء کرے پورے دس دِنوں کی قضاء واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: اِعتکاف کی قضاء صرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے توڑا مثلاً اگر بیمار ہو گیا یا بلا اِختیار چھوڑا، جنون اور بے ہوشی طویل طاری ہو گئی، اُن میں بھی قضاء واجب ہے اور اگر اُن میں بعض فوت ہو تو کل کی قضاء کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضاء کر دے اور کل فوت ہو تو کل کی قضاء کرے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: معتکف نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف اَذان دے سکتا ہے۔ مسجد کی صفیں بچھا سکتا ہے۔ مسجد کی صفائی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف سونے کے لئے موٹی دری کمبل وغیرہ بچھائے تاکہ اِحتلام ہونے کی صورت میں مسجد کی صف خراب نہ ہو۔

مسئلہ: معتکف صرف منجن یا ٹوتھ پیسٹ کے لئے وضو خانے نہیں جا سکتا، اگر جائے گا تو اِعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ نیز وضو پر وضو کرنے بھی نہیں جا سکتا۔ اَلبتہ وضو ٹوٹنے پر وضو کرنے جا سکتا ہے۔

مسئلہ: معتکف کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے لئے وضو خانے نہیں جا سکتا۔ اَلبتہ مسجد میں برتن کا اِنتظام کر لے اور مسجد کا اِحترام ملحوظ رکھے۔

مسئلہ: والد/ والدہ کے اِنتقال کر جانے پر معتکف نمازِ جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ بیمار ہونے کی صورت میں دَوائی کے لئے مجبور ہو تو باہر جا سکتا ہے۔ اَلبتہ ڈاکٹر کا اِنتظام

ہونے کی صورت میں نہیں جا سکتا۔

اِعتکاف کرنے والی بہنوں کے لئے چند خاص مسائل:

(1) عورت نے اِعتکاف کی منّت مانی تو شوہر منّت پوری کرنے سے روک سکتا ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

(2) شوہر نے بیوی کو اِعتکاف کی اِجازت دے دی۔ اَب اگر روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

(3) قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء گئی تو طہارت کے بعد فوراً اِعتکاف کی جگہ پر چلی جائے۔ وہاں ٹھہرنے کی اِجازت نہیں۔ بغیر عذر کے اِعتکاف واجب ومسنون میں مسجد بیت سے نہیں نکل سکتی۔ اگرچہ گھر ہی میں رہی تو اِعتکاف جاتا رہا۔ (عالمگیر، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

(4) اِعتکاف کی قضاء کرے اگر حیض یا نفاس آیا۔ اگر بعض دن کا اِعتکاف فوت ہو تو بعض کی قضاء کرے۔ اگر کل فوت ہو تو کل کی قضاء کرے۔

(5) عورت کو مسجد میں اِعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اِعتکاف کرے مگر اُس جگہ کرے جو اُس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہے جسے **مسجدِ بیت** کہتے ہیں اور عورت کے لئے مستحب ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ مقرر کر لے اور چاہئے کہ اُس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اُس جگہ کو چبوترا وغیرہ کی طرح بلند کرے بلکہ مَرد کو بھی چاہئے کہ نوافل کے لئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کر لے کہ نوافل کی نماز گھر میں پڑھنا اَفضل ہے۔

(6) اگر عورت نے نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی تو گھر میں اِعتکاف نہیں کر سکتی۔ اَلبتہ اگر اُس وقت یعنی جب اِعتکاف کا اِرادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کر لیا تو اُس جگہ اِعتکاف کر سکتی ہے۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

Heads

Engr.Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address: Alyas Centre Umer Din Road Wassan Pura, Lahore

Ph No: 0322-4744353

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا، جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی، خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا، نہیں، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں، لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی، تم اِس کے ساتھ اَچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے، ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا، اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا، جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے، لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا، کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا، جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا، اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ 1

(1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922، مجمع الزوائد جلد 3 ص 95، شرح السنۃ حدیث نمبر 3718، مسند احمد جلد 4 ص 173، مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170، دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23، ابن حبان حدیث نمبر 844، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ کھول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

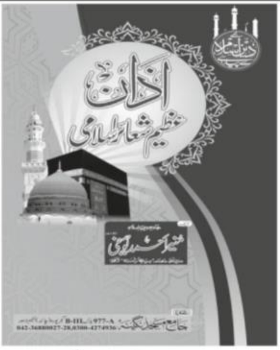

اَذان (عظیم شعائرِ اسلامی)

ہدیہ 100 روپے

تالیف: پیرطریقت رہبر شریعت منیر اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

جن کے دِل دُنیا میں ذِکرِ الٰہی سے آباد نہیں ہوتے اُن کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ جلَّ مجدہٗ الکریم نے تقرب کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور اُن طریقوں پر چلنے کے لئے اِن عظیم اَنبیاء کرام علیہم السّلام کو حکم اِرشاد فرمایا جو خود بھی اللہ عزَّ وجلَّ کے ذِکر سے لوگوں کو فیض یاب کرتے ہیں۔ اِن اَذکار میں سب سے بڑا ذِکر نماز ہے' نماز کے لئے لوگوں کو بلانا ایک مسئلہ تھا' جس کے لئے اَذان کا طریقہ رائج کیا گیا اور اِس کے فضائل اور مناقب اور اَذان اور مؤذن کا مقام اور اِس پر ملنے والی نعمتوں کا ذِکر کیا' تاکہ لوگ مؤذن بن کر مقرب لوگوں میں شمار ہوسکیں۔ پیر طریقت رہبر شریعت خادمِ دینِ اِسلام منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) نے دِن رات کی ناقابلِ بیان محنت کے بعد قرآنِ مجید اور کتبِ اَحادیث مبارکہ سے اَذان کا مکمل مضمون تیار کیا ہے جو اِبتدائی کلاس کے طلباء سے لے کر سکالرز کے لئے عظیم خزانہ ہے۔ اِس عظیم کتاب کے مطالعہ سے صاحبِ اِیمان لوگوں کے دِلوں میں اَذان کی اَہمیت اُجاگر ہوگی' بالخصوص عظیم خواتین اِسلام اور مرد حضرات جو اَذان کو نظر اَنداز کر کے لاکھوں کروڑوں ثواب ضائع کر رہے ہیں' وہ عظیم نقصان سے محفوظ رہ سکیں گے۔

پیرطریقت رہبر شریعت منیر اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ	نمبرشمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید ومنزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت وتبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید وسُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ
A-977 بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431

دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173

فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندروڈ لاہور

لَیلَۃُ القَدرِ

ترتیب: زوجہ پیر طریقت بشیر احمد یوسفی (M.C.S)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ مِّنْ اَلفِ شَھرٍ o (القدر:3)

قدر کے معنی تقدیر کے ہیں اور لیلۃ القدر وہ رات ہے جس میں اللہ عزوجل تقدیر کے فیصلے نافذ فرمانے کے لئے فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔ شبِ قدر بڑی قدر و منزلت اور عظمت والی رات ہے۔ تقدیروں کے فیصلے' تقدیروں کے بدلنے اور بنانے کی رات ہے۔

اِس کو شبِ قدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اللہ ربُّ العزت نے اِس میں ایک بڑی قدر و منزلت والی کتاب بڑی قدر و منزلت والے خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ پر بڑی قدر و منزلت والی اُمّت کے لئے نازل فرمائی۔ اِس رات کی زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآنِ کریم جیسی اَعلیٰ نعمت اِس رات نازل ہوئی''۔ 1

شمعون عابد:

حضرت سیّدنا یحییٰ بن نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' قوم بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا وہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہزار مہینے ہتھیار بند رہا اور ہتھیار نہ کھولے۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم سے ذکر فرمایا۔ اُنہوں نے اِس بات کو سن کر تعجب کا اِظہار کیا۔ پس اُسی وقت رَبُّ العزّت نے سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں اِرشاد فرمایا کہ: لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ مِّنْ اَلفِ شَھرٍ o '' لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے اَفضل ہے''۔ کہتے ہیں اُس کا نام شمعون عابد تھا اور اُس کا تعلق قومِ بنی اسرائیل سے تھا' بعض کہتے ہیں اُس کا نام شمسون تھا۔ 2 اِس سے معلوم ہوا تذکرۂ اولیاء اللہ سُنّتِ رسول کریم ﷺ ہے۔ ربِّ کائنات نے ولی کے ذکر کے موقع پر قرآنِ کریم نازل فرمایا۔ اولیاء اللہ کا ذکر اللہ رب العالمین جل شانہ اور سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول پاک ﷺ کا پسندیدہ ذکر ہے۔ اگر کوئی شخص اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ناخوشی کا اِظہار کرے یا کسی قسم کے شرک و بدعت کا فتویٰ لگائے تو اُس کی قابلِ رحم حالت پر ترس کھانا چاہیئے کہ اُس کی نہ تو قرآنِ مجید و حدیث شریف پر نظر ہے اور نہ ہی وہ فہم و فراست اور شرافت کی نعمت سے آراستہ ہے۔

ہر رمضان المبارک میں لیلۃ القدر:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال عرض کیا گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہر سال ماہ رمضان المبارک (کے آخری عشرہ) میں ہوتی ہے۔ 3 لیلۃ القدر کا رمضان پاک کے مہینے میں ہونے کا ثبوت قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ میں واضح طور پر موجود ہے۔ اِرشادِ خداوندی ہے: شَھرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنزِلَ فِیہِ القُرآنُ.... (البقرہ:۱۸۵)'' اور دوسرے مقام پر قرآنِ مجید میں اس کے بارے میں فرمایا: اِنَّآ اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ o (القدر:۱)'' رمضان المبارک کا مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا''۔ ہم نے اِس کو قدر کی رات نازل فرمایا'' یعنی قرآن مجید' مقدس ماہِ رمضان المبارک میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر میں نازل ہوا۔ قرآن مجید کے نزول کا تعلق شبِ قدر اور ماہِ رمضان المبارک سے ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے لیلۃ القدر' رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے اور سرکارِ مدینہ ﷺ کے اِرشادِ مبارک میں یہ تعلیم ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

---

1 بحرالمحیط جلد 4 ص 566' تفسیر حقانی جلد 8 ص 203۔ 2 غنیۃ الطالبین جلد 2 ص 11-10' تفسیر قرطبی جلد 10 جز 20 ص 132' تفسیر محمدی بحوالہ تفسیر عزیزی ص 416' تفسیر مرادیہ ص 60۔ 3 ابوداؤد جلد 1 ص 204۔

لیلۃ القدر کی تلاش:

حدیث پاک نمبر 1: اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِرشاد فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ ''لیلۃ القدر کو ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو''۔ 4

حدیث پاک نمبر 2: حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّد الثقلین حضور سیّدنا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شبِ قدر ماہِ صیام کے آخری عشرہ میں خواب میں دکھائی گئی۔ سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری خوابیں عظیم مبارک مہینہ کے آخری عشرہ میں متفق ہوگئی ہیں۔ پس جو کوئی لیلۃ القدر کو تلاش کرے وہ ماہِ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔'' 5

قیامِ لیلۃ القدر:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ ''جو کوئی (ماہِ عظیم) رمضان (المبارک) میں اِیمان کی حالت میں ثواب کی نیّت سے روزے رکھے اُس کے اَگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو کوئی اِیمان کی حالت میں ثواب کی نیّت سے شب قدر کو نماز میں کھڑا رہے اُس کے اَگلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے''۔ 6

لیلۃ القدر کا وظیفہ:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمائیے اگر میں جان لوں کہ شبِ قدر کون سی شب ہے تو اُس (مبارک مقدس) رات میں کیا پڑھوں؟ تو (آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) فرمایا یہ کہو: **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّی** 7 ''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک!) تو معاف فرمانے والا ہے، معافی پسند فرماتا ہے، مجھے بخشش عطا فرما''۔

آخری ہفتہ کی شب بیداری:

اُمُّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''محبوبِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب ماہِ رمضان المبارک آخری عشرہ میں داخل ہوتا تو آپ ﷺ رات کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور عبادت میں بہت کوشش فرماتے اور (اُمّت کے نمونہ کے لئے) کمر ہمت باندھتے''۔ 8

لیلۃ القدر ستائیسویں شب میں:

حضرت زرین حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، (حضرت زرین حبیش رضی اللہ عنہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں آپ کی عمر ایک سو بیس، ایک سو تیس یا ایک سو پچاس سال ہوئی۔) فرماتے ہیں، میں نے

---

4 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 408، درمنثور جلد 6 ص 373، شرح السنۃ جلد 6 ص 382، بخاری شریف جلد 1 ص 270، ترمذی شریف جلد 1 ص 164، فتح الباری جلد 5 ص 164، عمدۃ القاری جلد 6 جز 11 ص 134، بحرالمحیط جلد 4 ص 544، نیل الاوطار جلد 3 ص 371، تفسیر نبوی جلد 15 ص 357، معالم خازن جلد 7 ص 226، ابن کثیر جلد 4 ص 534۔
5 بخاری جلد 1 ص 270، مسلم جلد 1 ص 369، عمدۃ القاری جز 11 جلد 6 ص 131، فتح الباری جلد 5 ص 146، شرح معانی الآثار جلد 3 ص 91، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 308۔ 6 تفسیر روح البیان جلد 10 ص 480، تفسیر قرطبی جلد 10 جز 20 ص 91 حدیث نمبر 135، عمدۃ القاری جز 11 جلد 6 ص 130، تفسیر عزیزی ص 431، تاریخ بغداد للخطیب جلد 6 ص 182، ابوداؤد جلد 1 ص 201، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 3 ص 2، ترمذی جلد 1 ص 147، مشکوٰۃ ص 173، مسند احمد جلد 2 ص 244-241، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 304-306، نسائی جلد 1 ص 307، مشکل الآثار جلد 2 ص 121، مجمع الزوائد جلد 3 ص 144، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 9، فتح الباری جلد 1 ص 92، جلد 4 ص 115-255، التاریخ الکبیر للبخاری جلد 1 ص 382، شرح السنۃ جلد 6 ص 217، درمنثور جلد 1 ص 180، حلیۃ الاولیاء جلد 6 ص 383۔ 7 تفسیر مظہری جلد 10 ص 316، تفسیر روح البیان جلد 10 ص 481، تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 535-534، تفسیر محمدی منزل 7 ص 416، مدارک جلد 4 ص 362، قرطبی جلد 10 جز 20 ص 138، کتاب الاذکار ص 173، مسند احمد جلد 6 ص 208، الترغیب والترہیب جلد 4 ص 273، درمنثور جلد 6 ص 277۔ 8 مسلم جلد 1 ص 372، 2 سندیں، تفسیر مظہری جلد 10 ص 312، تفسیر روح البیان جلد 10 ص 483۔

حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے برادرِ محترم حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص سال بھر شب بیداری کرے وہ شبِ قدر پائے گا۔ وہ بولے اللہ (عزوجل) اُن پر رحم فرمائے۔ اُنہوں نے چاہا یہ لوگ بھروسہ نہ کر لیں ورنہ وہ جانتے ہیں شبِ قدر (ماہِ عظیم) رمضان (المبارک) میں ہے اور اِس کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب میں ہے۔ پھر آپ نے بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کہے قسم کھائی وہ رات ستائیسویں ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کس دلیل سے یہ فرماتے ہیں، اے ابوالمنذر ر! فرمایا: اِس نشانی یا اِس دلیل سے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ اُس دن سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔ 9

حضرت سیّدنا عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ رات ستائیسویں ہے۔ حضرت سیّدنا ابی بن کعب، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ، حضرت سیّدنا ابن عباس اور حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، ختم المرسلین حضور سیّدنا سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رات ستائیسویں ہے۔

حضرت سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شب قدر کے بارے میں روایت ہے کہ ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ جن اَحادیث میں ستائیسویں شب کو ''لیلۃ القدر'' کہا گیا اُن کے ساتھ حضرت اِمام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے حضرت سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محولہ بالا حدیث پاک بھی بیان فرمائی ہے اور حضرت سیّدنا اِمام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اِسی کو لیا ہے۔ اور حضرت سیّدنا اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کا اِرشاد بھی ایک روایت میں یہی ہے۔ حضرت سیّدنا ابن عباس اور سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ رات ستائیسویں ہے۔ 10

نزولِ حضرت جبریل امین علیہ السلام:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی ہے کہ ''جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اُترتے ہیں اور ہر اُس بندے کو دُعا دیتے ہیں (اُس پر درود پڑھتے ہیں) جو کھڑا، بیٹھا اللہ (عزوجل) کا ذکر کرتا ہے۔ 11

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام:

حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام آسمان سے نزول فرماتے ہیں اور ہر مسلمان سے سلام کرتے ہیں اور اُس سے مصافحہ فرماتے ہیں اِس کی علامت یہ ہے کہ جب حضرت سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام کسی سے سلام کرتے ہیں اور مصافحہ فرماتے ہیں تو اِنسان کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اور دِل نرم ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ 12

ملائکہ کا مصافحہ کرنا:

حضرت زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اِس رات کو اِس لئے لیلۃ القدر کہتے ہیں کہ اِس رات نیک بندوں کی اللہ تبارک وتعالیٰ اور عالمِ بالا کے لوگوں کے نزدیک نہایت قدر و منزلت ہوتی ہے ملائکہ اہل صفا سے مصافحہ بھی کرتے ہیں اور عام اِیمانداروں کو بھی چُھوتے ہیں۔ گو اُن کو محسوس نہ ہو۔ جس کا اثر اُن کے دِل میں رِقّت اور گناہوں پر رونا اور دُعا کرنا ہوتا ہے۔ اِن کے اَعمالِ حسنہ کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ 13

---

9 نیل الاوطار جلد 3 ص 363، صحیح ابن خزیمہ جلد 1 ص 328، تفسیر الصافی جلد 2 ص 837، تفسیر قرطبی جلد 10 جز 20 ص 135، تفسیر سراج منیر جلد 4 ص 569، صاوی علی الجلالین جلد 7 ص 227، ابوداؤد جلد 1 ص 202، مسلم جلد 1 ص 370، ترمذی جلد 1 ص 164، تفسیر ابن کثیر جلد 4 ص 466، (سند عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مجمع البیان جلد 10 ص 520، تفسیر روح البیان جلد 10 ص 485، تفسیر مظہری جلد 10 ص 314، قیام اللیل مروزی ص 186، فتح الباری جلد 4 ص 267۔ 10 تفسیر مظہری جلد 10 ص 313۔ 11 مشکوٰۃ ص 182، درمنثور جلد 6 ص 377، تفسیر القمر المبین ص 657 (محمد جواد)۔ 12 غنیۃ الطالبین جلد 2 ص 15، تفسیر محمدی ص 417، تفسیر نبوی جلد 15 ص 358۔ 13 تفسیر حقانی جلد 8 ص 203-206۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِرشادِ فرماتے ہیں جب **لیلۃ القدر** آتی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے ساکنوں کو اپنے ساتھ لے کر زمین پر چلے جاؤ اور وہ سات ہزار فرشتے علیہم السّلام ہیں اُن کے پاس نور کے نیزے ہوتے ہیں۔ جب وہ زمین پر نزول فرماتے ہیں تو حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام اپنا جھنڈا زمین پر گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے (علیہم السّلام) چار مقامات پر اپنے نیزے گارڈ دیتے ہیں۔ (1) کعبۃ اللہ کے نزدیک، (2) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اَنور کے قریب، (3) مسجد اقصیٰ کے قریب، (4) مسجد طورِ سینا کے نزدیک۔

پھر حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام فرشتوں سے فرماتے ہیں بکھر جاؤ وہ سب بکھر جاتے ہیں۔ کوئی مکان کوئی حجرہ کوئی گھر کوئی کشتی جس میں مومن مرد، مومنہ عورت ہے اَیسے باقی نہیں رہتے جہاں وہ فرشتے نہ پہنچ جائیں۔ مگر جس گھر میں کتا، سوّر، شراب خور، زانی یا تصویر ہو وہاں وہ نہیں جاتے وہ جگہ اُن فرشتوں سے خالی رہتی ہے۔ وہ تمام فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تسبیح، تقدیس وتکبیر میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ختم الانبیاء حضور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے لئے بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔

جب وقتِ فجر ہو جاتا ہے تو تمام کے تمام ملائکہ آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔ آسمان دُنیا کے ملائکہ اُن فرشتوں کا اِستقبال کرتے ہیں اور اُن سے پوچھتے ہیں تم کہاں سے آئے ہو؟ اور پوچھتے ہیں کہ اللہ رَبُّ العزّت نے اپنے بندوں اور اُن کی حاجات کے بارے میں کیا کارروائی فرمائی ہے؟ حضرت سیّدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ارحم الراحمین نے اپنے صالح بندوں کو بخش دیا اور اُن کی شفاعت سے بدکاروں کو معاف فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ سن کر آسمانِ دُنیا کے فرشتے رَبُّ العالمین کی تسبیح وتقدیس اور حمد وثناء میں اپنی آوازیں بلند فرماتے ہیں اور اِس اُمّت کو جو بخشش اور رضامندی حاصل ہوئی ہے، کا شکریہ اَدا کرتے ہیں۔ پھر آسمانِ دُنیا کے فرشتوں کے پاس چلے جاتے ہیں اور وہ اُن کا اِستقبال کرتے ہیں۔ اِسی طرح ساتوں آسمانوں پر اُن کا اِستقبال ہوتا ہے اور شکرِ نعمتِ خداوندی عطا کیا جاتا ہے۔

بعد ازیں سیّد الملائکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ تم سب اپنے اپنے مقامات پر چلے جاؤ چنانچہ وہ سب اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے بھی اپنے مقام پر واپس چلے جاتے ہیں۔ ساکنانِ سدرۃ المنتہیٰ اُن سے پوچھتے ہیں تم کہاں تھے؟ وہ مثل پہلے آسمان والوں کے جواب دیتے ہیں تو سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتے بھی اپنی آواز، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں خوشی سے بلند فرماتے ہیں اور اُن کی آوازیں جنت الماویٰ کے فرشتے سن لیتے ہیں۔ پھر جنتِ نعیم پھر جنتِ عدن پھر جنتِ فردوس اور پھر عرشِ رحمان عَزَّ وَ جل سنتا ہے۔ پس عرشِ رحمان جل وعلا اپنی آواز ربُّ العالمین کی تسبیح تقدیس اور حمد وثنا میں بلند کرتا ہے اور شفیع المذنبین حضور سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت پر عطا کا شکریہ اَدا کرتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہُ الکریم باوجود اِس کے کہ خوب جانتا ہے، عرشِ عظیم سے فرماتا ہے! اے میرے عرش! تو نے اپنی آواز کیوں بلند کی؟ وہ عرض کرتا ہے کہ مولیٰ کریم (سبحانہ وتعالیٰ) مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے اُمّت سیّدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صالحین کو بخش دیا ہے اور اُن کی شفاعت کو گنہگاروں کے حق میں قبول فرمایا ہے۔ اللہ رَبُّ العزّت اِرشاد مبارک فرماتا ہے! اَے میرے عرش تو نے سچ کہا ہے اُمّتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے میرے پاس خلعت اور اِنعام واِکرام سے اِس قدر چیزیں ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ اُن کا خیال کسی اِنسان کے دِل میں گزرا۔ 14

---

14 تفسیر قرطبی جلد 10 جز 20 ص 137، تفسیر سراج منیر جلد 4 ص 568، غنیۃ الطالبین جلد 2 ص 14، صاوی علی الجلالین جلد 4 ص 321، مجمع البیان جلد 10 ص 520، تفسیر نبوی جلد 15 ص 358، روح المعانی جلد 15 ص 324، تفسیر روح البیان جلد 10 ص 484۔

صدقۂ فطر

دارالافتاء (جامعہ یوسفیہ برائے طلباء و طالبات)

اِصطلاحِ شرع میں رمضان المبارک کا صدقہ جو عید کے دن مالدار پر واجب ہوتا ہے اُسے فِطرَہ کہتے ہیں۔ اَحناف کے نزدیک فطرہ واجب ہے۔ لغوی معنوں میں فِطرہ اِفطار سے ہے جو کہ ماہِ رمضان المبارک گذر جانے اور عید کا دِن اِفطار کرنے پر واجب ہوتا ہے' اِس لئے اِسے فِطرہ کہتے ہیں صدقۂ فِطر کی اَدائیگی کے لئے مال مسلمان فقیر کو دے کر مالک کر دینا شرط ہے۔

(1) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ [1] ''سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: صدقۂ فِطر ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع جَو ہے۔ ہر غلام آزاد' مرد' عورت' چھوٹے اور بڑے مسلمان پر مقرر ہے اور حکم فرمایا کہ لوگوں کے نمازِ عید کے لئے عیدگاہ جانے سے پہلے اَدا کر دیا جائے''۔

(2) حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ [2] ''ہم صدقۂ فطر ایک صاع غلّہ یا ایک صاع جَو یا ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش یا منقیٰ نکالتے تھے''۔

(3) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: قَالَ فِیْ آخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى، صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ [3] ''آپ ﷺ ہی نے رمضان المبارک کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کا صدقہ نکالو (فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ) یہ صدقہ ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے لازم فرمایا ہے کہ ایک صاع کھجور یا جَو' آدھا صاع گندم یہ ہر آزاد یا غلام مرد یا عورت' چھوٹے یا بڑے پر فرض ہے''۔

(4) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اِرشاد فرماتے ہیں: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنَ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے روزوں کی حالت میں بے ہودگی اور فُحش (حرکات و کلام) سے پاک کرنے اور مسکینوں کو کھانا دینے کے لئے صدقۂ فطر لازم قرار دیا ہے۔ مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَّقْبُوْلَةٌ وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ [4] ''جو کوئی نماز سے قبل اَدا کرے گا تو یہ اُس کے لئے مقبول زکوٰۃ کی طرح ہے اور جس نے نماز کے بعد اَدا کیا تو اُس کے لئے صدقات میں سے یہ بھی ایک صدقہ ہوگا''۔

(5) حضرت سیّدنا عَمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والدِ گرامی سے اور وہ اپنے دادا محترم سے بیان کرتے ہیں: اِنَّ النَّبِيَّ

[1] بخاری جلد 1 ص 204' مسلم جلد 1 ص 316' مشکوٰۃ ص 160' نسائی جلد 1 ص 346' ابن ماجہ ص 132' ترمذی جلد 1 ص 146' فتح الباری جلد 3 ص 469' عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 168' تیسیر الباری جلد 2 ص 426' تفہیم البخاری جلد 2 ص 551' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 126' مختصراً ابوداؤد جلد 1 ص 234۔ [2] بخاری جلد 1 ص 204' مسلم جلد 1 ص 316' مشکوٰۃ ص 160' فتح الباری جلد 3 ص 474' عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 112' تیسیر الباری جلد 2 ص 428' تفہیم البخاری جلد 2 ص 553' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 164' ابوداؤد جلد 1 ص 335' نسائی جلد 1 ص 346 ترمذی جلد 1 ص 145۔ [3] ابوداؤد جلد 1 ص 234' مشکوٰۃ ص 160۔ [4] ابوداؤد جلد 1 ص 234' مشکوٰۃ ص 160' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 4 ص 263' دارقطنی جلد 2 ص 138' ابن ماجہ ص 132۔

ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ وَ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ ''ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے مکہ پاک کی گلیوں میں مُنادی بھیجا کہ خبردار ہو کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے گندم وغیرہ سے دو مُدّ یا اِس کے سوا غلہ کا ایک صاع۔ 5

(6) حضرت سیّدنا عبداللہ بن ثعلبہ بن عبداللہ بن ابو صُعیر سے وہ اپنے والدِ گرامی سے حدیثِ پاک بیان کرتے ہیں، فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اِثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ 6 ''سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک صاع گندم دو شخصوں کی طرف سے ہے۔ چھوٹے بڑے آزاد یا غلام مرد یا عورت کی طرف سے تم میں سے تمہارے غنی کو اللہ (عزوجل) پاک فرما دے گا۔ لیکن تمہارا فقیر، اُسے اللہ ربُّ العزّت تمہارے دیئے سے زیادہ دے گا''۔

(7) حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كُنَّا نُخْرِجُ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّىْ اَرٰى اَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهٗ اَبَدًا مَا عِشْتُ 7 (سیّد الثقلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف رکھتے تھے تو ہم صدقۂ فطر چھوٹے بڑے کا ایک صاع اَناج کا یا پنیر کا کھجور کا یا انگور کا نکالتے تھے پھر اِس طرح ہم صدقۂ فطر نکالتے رہے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کو آئے اُنہوں نے منبر پر چڑھ کر لوگوں سے بیان کیا اور اِس میں یہ بھی تھا کہ میری رائے میں وہ جو دو مُدّ گیہوں شام سے آتے ہیں ایک صاع کھجور کے برابر ہیں پھر لوگوں نے یہی اختیار کر لیا لیکن حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں تو ایک ہی صاع دیتا رہا۔

(8) حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا قَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ 8 جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بصرہ کے اَمیر تھے تو اُنہوں نے رمضان المبارک کے مہینہ کے آخر میں فرمایا کہ اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کیا اُنہوں نے کہا یہاں مدینہ شریف کے رہنے والوں میں سے کون کون ہیں؟ اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ وہ زکوٰۃ صدقۂ فطر ہے جسے سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد اور عورت، آزاد اور غلام پر ایک صاع جَو، ایک صاع کھجور، آدھا صاع گیہوں سے مقرر فرمایا ہے۔ پھر وہ لوگ اُٹھے''۔

---

5 ترمذی جلد 1 ص 146، مشکوٰۃ ص 160۔ 6 ابوداؤد جلد 1 ص 235، مشکوٰۃ ص 160، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 123، ابوداؤد جلد 1 ص 235۔ 7 ابوداؤد جلد 1 ص 235۔ 8 نسائی جلد 1 ص 347، ابوداؤد جلد 1 ص 236۔

(9) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: **فَرَضَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اَوْ قَالَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَاَعْوَزَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّمْرِ فَاَعْطٰى شَعِيْرًا وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى اَنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ** 9 ''(خاتم الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ رمضان ہر مرد عورت اور ہر آزاد غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو مقرر فرمایا ہے اور لوگوں نے اُس کے مساوی گندم کو آدھا مقرر کیا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما صدقۂ فطر کھجور دیا کرتے تھے۔ مدینہ (منورہ) کے لوگ جب کھجوروں کے محتاج ہوئے تو اُنہوں نے جَو فِطرہ دیا' حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے یہ صدقۂ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے (یعنی حضرت نافع علیہ الرحمہ جنہوں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی ہے اُن کے) بیٹوں کی طرف سے فطرانہ دیتے تھے اور وہ یہ اُن لوگوں کو دیتے تھے جو اِس کو قبول کرتے تھے اور لوگ عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے یہ صدقہ دے دیتے''۔

(10) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقۂ فطر کھجور اور جَو ایک صاع ہے۔ حضرت ابو عمر علیہ الرحمہ نے کہا علماء نے اِس پر اِتفاق کیا ہے کہ کھجور اور جَو ہر ایک میں سے ایک پورا صاع صدقۂ فطر ہے اور وہ چار مُدّ ہے۔

اَحناف کے نزدیک دو مُدّ یعنی نصف صاع ہے (عمدۃ القاری جلد 5 جز 9 ص 109) حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث پاک نمبر 2 مروی ہے اُس میں صاعاً من طعام کا ذکر کیا گیا ہے یہاں طعام (غلہ) سے مراد جَو ہیں نہ کہ گندم کیونکہ حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ **كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْاَقِطُ وَالتَّمْرُ** 10 ''ہم (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ (حیات) میں فطر کے دن ایک صاع طعام فطرہ دیتے تھے اور ہمارا طعام جَو' زبیب' پنیر اور کھجور تھا۔

(11) حضرت ابو داؤد علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ثعلبہ ابن ابی صعیر علیہ الرحمہ سے جو روایت نقل کی ہے اُس میں ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے کہ ایک صاع گندم دو آدمیوں کی طرف سے ہے۔ (حدیث نمبر 7) **فَلَمَّا جَآءَ مُعَاوِيَةُ وَجَآءَتِ السَّمْرَآءُ قَالَ اَرٰى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ** 11 جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دَورِ حکومت آیا اور گندم آنے لگی تو اُنہوں نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اِس کا مُدّ اُس کے دو مُدّ کے برابر ہے۔ لوگوں نے اِس پر عمل شروع کر دیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جمِ غفیر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی۔ 12 اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو داؤد کی اِس حدیث میں یہ اَلفاظ ہیں **فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ** یعنی لوگوں نے اِس پر عمل شروع کر دیا یہ عموم اِجماع پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ گندم کا ایک صاع نہ دیتے تھے بلکہ مذکورہ بالا طعام یعنی جَو، کھجور، پنیر اور منقیٰ یا اَنگور دیتے تھے۔ لٰہذا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اِجماع کے خلاف ہے۔

صاع:

صاع عرب شریف کا مشہور پیمانہ ہے جس سے دانے ماپ

9 بخاری جلد 1 ص 205' فتح الباری جلد 3 ص 479' عمدۃ القاری جلد 5 جز 9 ص 120' تیسیر الباری جلد 2 ص 430-431' تفہیم البخاری جلد 2 ص 557۔ 10 بخاری جلد 1 ص 204' عمدۃ القاری جلد 5 جز 9 ص 118' فتح الباری شرح بخاری جلد 3 ص 478۔ 11 بخاری جلد 1 ص 204' عمدۃ القاری جلد 5 جز 9 ص 117' فتح الباری جلد 3 ص 475۔ 12 عمدۃ القاری جلد 5 جز 9 ص 116۔

کر فروخت ہوتے تھے۔ عراق' حجازِ مقدس اور یمن وغیرہ کے صاع مختلف تھے۔ فطرانہ میں حجازی صاع جو خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات میں مروّج تھا معتبر ہے جو چار سیر ڈیڑھ پاؤ ایک تولہ کے برابر ہے۔ لہٰذا اگر فطرانہ میں جَو دے تو ایک شخص کی طرف سے اِتنے دے اور اگر گیہوں سے دے تو آدھا صاع جیسا کہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس' حضرت سیّدنا عمرو بن شعیب اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں بیان ہے۔ ایک صاع 4 مُدّ کے برابر ہے اور دو مُدّ آدھا صاع کے برابر ہے اور آدھا صاع 2 سیر تین چھٹانک چھ ماشے کے برابر تقریباً سوا دو سیر۔ (3 کلو)

حکمت:

صدقۂ فطر واجب کرنے کی دو حکمتیں ہیں۔ ایک یہ کہ روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی ہو جائے کیونکہ اکثر روزوں میں غصہ بڑھ جاتا ہے تو اکثر روزے دار بلا وجہ لڑ پڑتے ہیں کبھی جھوٹ' غیبت وغیرہ بھی ہو جاتی ہے۔ ربِّ کریم اِس فطرانہ کی برکت سے وہ کوتاہیاں معاف فرما دے گا کیونکہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں دوسرا یہ کہ مسکینوں کی روزی کا اِنتظام ہو جائے بچوں پر اگرچہ روزہ فرض نہیں مگر فطرانہ غریبوں کی مدد کا سبب ہوتا ہے' اِس لئے یہ بات قابلِ اِعتراض نہیں۔

مسئلہ: فطرہ میں اصل گندم وجَو اور جوار ہیں اگر اِن کے سوا کسی اور غلہ یا دوسری چیز سے فطرہ دیا گیا تو اِن مذکورہ دانوں کی قیمت کا لحاظ ہوگا۔ لہٰذا چاول باجرہ آدھا صاع گیہوں کی قیمت کے دینے ہوں گے۔

مسئلہ: چھوٹے بڑے آزاد غلام سب کا فطرہ یکساں ہے یعنی آدھا صاع گندم۔

مسئلہ: صدقۂ فطر تونگری سے واجب ہوتا ہے

مسئلہ: غریب پر صدقۂ فطر واجب نہیں۔

مسئلہ: صدقۂ فطر کے وجوب پر علماء کا اِتفاق اور اجماع ہے۔ 13

اِس کا مرتبہ سنّت وفرض کے درمیان ہے:-

حضرت دیلمی وخطیب وابن عساکر رحمہم اللہ تعالیٰ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلّق رہتا ہے جب تک کہ صدقۂ فطر اَدا نہ کیا جائے کیونکہ عمر بھر اِس کا وقت ہے یعنی اگر اَدا نہ کیا ہو تو اَب اَدا کر دے۔ نہ اَدا کرنے سے ساقط نہ ہوگا اور نہ اَب اَدا کرنا قضاء ہے بلکہ اَب بھی اَدا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید اَدا کر دینا ہے۔ 14

مسئلہ: عید کے دِن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔

مسئلہ: باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر ویتیم پوتے پوتی کی طرف سے اُس پر صدقہ واجب ہے۔

مسئلہ: جو بچہ اُمیر کے ہاں عید کے دن صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اُس کا بھی صدقۂ فطر ہے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اُس کا آٹا دیا تو نصف صاع۔ 15

مسئلہ: ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور اگر چند مساکین کو دے دیا تب بھی جائز ہے۔ یونہی ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ بھی بلا خلاف جائز ہے۔

مسئلہ: صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اُنہیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے اُنہیں فطرہ بھی نہیں دے سکتے۔

صدقۂ فطر 100 روپے فی کس

فطرانہ : نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اشاعت دینِ اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو جمع کروائیں۔ 0313-3333777

13 عمدۃ القاری جلد 5 ج 9 ص 108۔ 14 درمختار وغیرہ، بہار شریعت حصہ پنجم۔ 15 درمختار عالمگیری، بہار شریعت حصہ پنجم۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر A-3 نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینیئن پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینیئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82- بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

ماہِ رمضان المبارک!

رحمتوں کا نزول۔۔۔۔۔۔۔نیکیوں کی بہار۔۔۔۔۔
دوزخ سے نجات۔۔۔۔۔۔۔ایمان وتقویٰ کا حصول

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا قطبِ جلی، پیرِ طریقت رہبرِ شریعت نیرِ اوجِ شرافت،
زبدۃ العارفین پیکرِ ایثار و وفا فنا فی الرسول حضرت علامہ مولانا الحاج
منیرِ اسلام
مُنیر احمد یُوسفی رحمۃ اللہ علیہ
(ایم۔اے)
بانی نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعتِ دینِ اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

22 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں، مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی، نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک و تعلیم و تربیت، اِصلاحِ مسلم، دعوتِ دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس، سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں اِمدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعتِ کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اِعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی اِمداد (برائے قدرتی آفات)
- اِجتماع اور محافل کا اِنعقاد
- غرباء و مساکین کی اِمداد
- دارالافتاء

پروجیکٹ	تعداد	ماہانہ خرچہ/کم و بیش
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات (برائے طلباء و طالبات) و ہوسٹل	16	بارہ لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	3	پچاس ہزار روپے فی کس
نگینہ ہسپتال	1	ڈیڑھ لاکھ روپے
فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
اِفطار و سحر	فی کس	تین ہزار روپے
دعوت و تبلیغ	کتب	ساٹھ ہزار روپے
نگینہ دارارفع سکول	1	اڑھائی لاکھ روپے
غرباء و مساکین کی اِمداد	صدقات و زکوٰۃ	پچاس ہزار روپے
طالب علم (کھانا ہاسٹل)	فی کس	پچیس سو روپے

رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں خدمتِ انسانیت، رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے

عطیات، صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے

آپ کے عطیات، صدقات و زکوٰۃ، فطرانہ کے ذریعے یتیموں، بیواؤں، معذوروں اور طلباء و طالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہِ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کروا سکتے ہیں

مینجنگ ڈائریکٹر
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ مولانا
صاحبزادہ
بشیر احمد یُوسفی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور
0313-3333777

ناظمِ اعلیٰ
خادمِ دینِ اسلام
مفتی حافظ صاحبزادہ
خلیل احمد یُوسفی ایم فل
0321-8868693

سوسائٹی اکاؤنٹ نمبرز

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 0516010318 42 برانچ چڑا منڈی کاچھو پورہ لاہور

سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی 01934299001 برانچ مال روڈ لاہور

انجمن اکاؤنٹ نمبر

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعتِ دینِ اِسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28

بیرون ملک سے آئن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں: IBAN:PK50SCBL0000001710981 01

عیدالفطر

ترتیب: بیگم پیر طریقت فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات پنجاب)

لفظ عید عود سے ہے۔ العود کا معنی ہے لوٹنا' عید کا دن بار بار لوٹ کر آنے والا ہے' اس لئے اِسے عید کہا گیا ہے۔ نیز ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے اُسے عید کہتے ہیں۔ یہ دن شرعی طور پر خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ہر وہ دن جس میں کوئی شادمانی حاصل ہو اُس پر عید کا دن بولا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآنِ مجید کی سورۃ المائدۃ شریف کی آیت مبارکہ نمبر 114 میں اللہ ﷻ کا ارشادِ عظیم ہے: قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ٥ (المائدہ:114) ''(حضرت) عیسیٰ ابن مریم (علیہ السّلام) نے عرض کیا' اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوان اُتار کہ وہ دن ہمارے پہلوں اور پچھلوں کے لئے عید رہے''۔ اس آیت پاک میں عید سے خوشی و شادمانی کا دن مراد ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اُنہوں نے سورۃ المائدۃ شریف کی آیت مبارکہ نمبر 3 تلاوت کی: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل فرما دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری فرمادی اور تمہارے لئے اِسلام کو دین پسند کیا''۔ اس موقعہ پر آپ کے پاس ایک یہودی موجود تھا وہ کہنے لگا اگر یہ آیتِ مبارکہ ہم پر اُترتی تو ہم اِسے عید بنا لیتے۔ جواباً حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیتِ مبارکہ اُتری اُس دِن ہماری دو عیدیں تھیں۔ (یوم جمعہ اور یوم عرفہ)۔ 1

یہودی کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ہم لوگ اِس آیتِ مبارکہ کے نزول اور اِس دِن کو جس میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی' نہایت خوشی اور شکرانۂ نعمت کے طور پر عید بناتے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہودی کو یہ باور کروایا کہ تم ایک عید کی بات کرتے ہو۔ جب یہ آیتِ مبارکہ اُتری اُس دِن ہماری دو عیدیں تھیں۔ یوم عرفہ (حجتہ الوداع) اور جمعتہ المبارک اور پھر حج اکبر کا اِعزاز بھی حاصل تھا۔

حضرت سیّدنا عبید بن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں (خاتم النّبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعتہ المبارک میں فرمایا: ''اے مسلمانوں کے گروہ! یہ وہ دِن ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عید (یعنی اِجتماعی خوشی اور سرور کا دِن) بنایا۔ تو غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اُسے لگانے میں کوئی نقصان نہیں اور مسواک لازم پکڑو''۔ 2

جیسے یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو عید کا دِن فرمایا گیا ہے اَیسے ہی حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جمعتہ المبارک کو بھی عید کا دِن فرمایا ہے۔ بلکہ حضرت سیّدنا ابوالبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' (حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ ''جمعتہ المبارک کا دِن تمام دِنوں کا سردار دِن ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک سب دِنوں سے بڑا دِن ہے اور وہ اللہ (سبحانہٗ وتعالیٰ) کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی بڑا دِن ہے۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو خوشی کے لئے مقرر کیا گیا ہے''۔ 3

مسلمان رمضان المبارک کا پورا مہینہ خواہشات کی قربانی' مجاہدے اور ہر طرح کی طاعات وعبادات کی کثرت سے گزارتے ہیں اور اِس مہینے کے خاتمے پر ایمانی اور روحانی برکتوں اور عنایتوں کے منتظر ہوتے ہیں۔ چنانچہ عیدالفطر اُمّت کو جشن ومسرت کا دِن اور تہوار عطا ہوا اور کیا خوب خوشی کے دِن کا آغاز ہوتا ہے جس کا اِظہار بندگی سے ہوتا ہے۔

1۔ مشکوٰۃ ص 121' حدیث نمبر 1368' بخاری حدیث نمبر 4606' ترمذی حدیث نمبر 3044' مرقاۃ جلد 3 ص 416' رواہ الترمذی۔ 2۔ مشکوٰۃ ص 123' ابن ماجہ ص 78' مرقاۃ جلد 3 ص 443۔ 3۔ ابن ماجہ ص 77' مشکوٰۃ ص 120' مسند احمد جلد 3 ص 430' مرقاۃ جلد 3 ص 412۔

فرماتے ہیں (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ **عیدالفطر** اور **عیدالاضحیٰ** میں عیدگاہ کو تشریف لے جاتے تو عید کے دِن پہلا کام جو کرتے وہ نمازِ (عید) ہوتی۔ پھر نماز اَدا کرنے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ لوگ صفیں باندھے بیٹھے رہتے اُن کو وعظ و نصیحت فرماتے اور اَچھی باتوں کا حکم فرماتے۔ پھر اگر آپ ﷺ کوئی فوج بھیجنا چاہتے تو اُس کو اَلگ فرما لیتے اور اگر کوئی حکم فرمانا چاہتے تو حکم اِرشاد فرماتے اور پھر واپس لَوٹ آتے۔ 6

نمازِ عید کے بعد خطبہ شریف:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر کے روز دو رکعتیں نماز اَدا فرمائی نہ اِس سے پہلے کوئی نفل پڑھا نہ اِس کے بعد۔ پھر آپ ﷺ خطبہ شریف پڑھ کر عورتوں کے پاس آئے وہاں اُن کو نصیحت فرمائی۔ (حضرت سیّدنا) بلال (رضی اللہ عنہ) آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا خیرات کرو (حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں) اُس میں خیرات ڈال رہی تھیں۔ کوئی اپنی بالی پھینکتیں کوئی اپنا ہار۔ 7 (معلوم ہوا عید کے دِن عورتوں کو بھی وعظ و نصیحت کرنی چاہیئے اور اِس دِن خیرات بھی کرنی چاہیئے)۔

نمازِ عید بغیر اَذان و تکبیر:

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں **نمازِ عید** میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ سو آپ ﷺ نے خطبہ شریف سے قبل اَذان و تکبیر کے بغیر نمازِ عید پڑھی۔ پھر حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم فرمایا اور اُس کی اِطاعت و فرمانبرداری کی ترغیب و تعلیم فرمائی۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت سے نوازا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اُنہیں وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی اور پھر فرمایا: صدقہ و خیرات کرو کہ اکثر تم میں سے جہنم کا اِیندھن ہیں (جب سرکارِ کائنات ﷺ نے یہ بات اِرشاد فرمائی تو) عورتوں میں سے ایک پچکے رخساروں والی عورت کھڑی ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اَیسا کیوں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد مبارک فرمایا: شکوہ شکایت بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر خیرات کرنے لگیں جیسا کہ حدیث حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں بیان ہو چکا۔ 8

نمازِ عید میں پڑھی جانے والی سورتیں:

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود تابعی علیہ الرحمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (سیّد العالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ **عیدالاضحیٰ** اور **عیدالفطر** (کی نماز) میں کون سی سورتیں پڑھا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ **قٓ والقرآن المجید** اور **اقتربت الساعۃ** 9 (یہ سوال اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کے علم و حافظہ اور اپنے اِطمینانِ قلب کے لئے پوچھا تھا)۔

حضرت سیّدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں (قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ **عیدین** کی نماز میں "**سبح اسم ربک الاعلی** اور **ھل اتاک حدیث الغاشیہ**" پڑھا کرتے تھے اور جب کبھی عید اور جمعۃ المبارک ایک ہی دِن ہوتے تو پھر دونوں نمازوں میں یہی سورتیں

6 بخاری جلد1 ص 131 (باب الخروج الی المصلی بغیر منبر) مسلم جلد1 ص 290، ابوداؤد جلد1 ص 169۔ 7 بخاری جلد1 ص 131، ابوداؤد جلد1 ص 171، مسلم جلد1 ص 289۔ 8 مسلم جلد1 ص 289۔ 9 مسلم جلد1 ص 291۔

تلاوت فرماتے تھے۔10؎ دونوں روایات میں تضاد نہیں بلکہ کبھی سورۃ ''قٓ'' اور ''القمر'' پڑھتے اور کبھی سورۃ ''الاعلیٰ'' اور سورۃ ''الغاشیہ''۔

عیدگاہ سے واپسی پر راستہ بدلنا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عید کا دِن ہوتا تو (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستے سے عیدگاہ کو جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔ 11؎

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ ایک دفعہ عید کے دِن بارش ہوگئی تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نماز عید مسجد میں پڑھائی۔ 12؎

حضرت سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، کہ ہمیں (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ ہم عیدوں میں حائضہ اور پردے والی عورتوں کو (عیدگاہ) لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور دُعاؤں میں حاضر ہوں۔ حیض والیاں عیدگاہ سے علیحدہ رہیں 13؎ **(یعنی نماز میں نہ ملیں بلکہ علیحدہ مسجد کے باہر رہیں)۔**

عید کے روز اَدا کئے جانے والے مستحبات:

(1) حجامت بنوانا (2) ناخن ترشوانا (3) غسل کرنا (4) مسواک کرنا (5) اَچھے کپڑے پہننا (نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا) (6) چاندی کی ساڑھے چار ماشے کی اُنگوٹھی پہننا (7) خوشبو لگانا (8) صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں ادا کرنا (اِمام متقی اور پرہیزگار صحیح العقیدہ ہو) (9) عیدگاہ جلد چلے جانا (10) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (11) عیدگاہ کو پیدل جانا (12) دوسرے راستہ سے واپس آنا (13) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین، پانچ یا سات یا کم وبیش مگر طاق۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز (14) خوشی ظاہر کرنا (15) کثرت سے صدقہ دینا (16) عیدگاہ کو اِطمینان، وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (17) آپس میں مبارکباد دینا (18) نمازِ عید پڑھنے کے بعد واپسی میں گلے ملنا۔

طریقہ نماز:

دو رکعت واجب نمازِ عید الفطر مع چھ زائد تکبروں کے کی نیت کر کے کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر (زیر ناف) ہاتھ باندھ لے پھر اِمام ومقتدی سب ثناء پڑھیں۔ پھر تین زائد تکبیریں کہے پہلی تکبیر میں کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائے اور گرا لے۔ پھر دوسری تکبیر کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری تکبیر کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتا ہوا زیر ناف ہاتھ باندھ لے پھر مقتدی خاموش رہیں گے اور اِمام خاموشی سے تعوذ اور تسمیہ پڑھے گا پھر جہر کے ساتھ سورۃ الفاتحہ اور کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا۔ (اور مقتدی حکم خداوندی ''**اِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ**o'' کے مطابق خاموش رہیں گے) پھر معمول کی نمازوں کے مطابق رکوع وسجود کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں اِمام سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی اور سورت جہر سے تلاوت کرے گا۔ مقتدی سنیں گے اور رکوع سے پہلے تین زائد واجب تکبیریں کہی جائیں گی اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اُٹھائے رکوع کیا جائے گا۔ پھر بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح مکمل کی جائے گی۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ چہارم) نماز عید کے فوراً بعد اِمام صاحب خطبہ سنائیں گے وہ سننا سُنّت ہے۔ خطبہ مبارک سننے کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ بعد از دُعا کی جائے۔ دُعا عبادت کا مغز ہے دُعا کرنا سُنّت ہے دُعا نہ کرنا خلاف سُنّت عمل ہے۔

10؎ مسلم جلد 1 ص 288۔ 11؎ بخاری جلد 1 ص 134 (باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید)، ابوداؤد جلد 1 ص 176 (عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ 12؎ ابوداؤد جلد 1 ص 171۔

13؎ بخاری جلد 1 ص 133، مسلم جلد 1 ص 290، ابوداؤد جلد 1 ص 168۔

تلاوت فرماتے تھے۔ 10 دونوں روایات میں تضاد نہیں بلکہ کبھی سورۃ ''قٓ'' اور ''القمر'' پڑھتے اور کبھی سورۃ ''الاعلیٰ'' اور سورۃ ''الغاشیہ''۔

عید گاہ سے واپسی پر راستہ بدلنا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عید کا دِن ہوتا تو (راحۃ العاشقین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راستے سے عید گاہ کو جاتے اور دوسرے سے واپس آتے۔ 11

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ ایک دفعہ عید کے دِن بارش ہوگئی تو نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں نماز عید مسجد میں پڑھائی۔ 12

حضرت سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' کہ ہمیں (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ ہم عیدوں میں حائضہ اور پردے والی عورتوں کو (عیدگاہ) لے جائیں تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت اور دُعاؤں میں حاضر ہوں۔ حیض والیاں عید گاہ سے علیحدہ رہیں 13 **(یعنی نماز میں نہ ملیں بلکہ علیحدہ مسجد کے باہر رہیں)۔**

عید کے روز اَدا کئے جانے والے مستحبات:

(1) حجامت بنوانا (2) ناخن ترشوانا (3) غسل کرنا (4) مسواک کرنا (5) اَچھے کپڑے پہننا (نیا ہو تو نیا ورنہ دُھلا ہوا) (6) چاندی کی ساڑھے چار ماشے کی اُنگوٹھی پہننا (7) خوشبو لگانا (8) صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں ادا کرنا (اِمام متقی اور پرہیز گار صحیح العقیدہ ہو) (9) عید گاہ جلد چلے جانا (10) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (11) عید گاہ کو پیدل جانا (12) دوسرے راستہ سے واپس آنا (13) نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھا لینا۔ تین' پانچ یا سات یا کم وبیش مگر طاق۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز (14) خوشی ظاہر کرنا (15) کثرت سے صدقہ دینا (16) عید گاہ کو اِطمینان' وقار اور نیچی نگاہ کئے جانا (17) آپس میں مبارکباد دینا (18) نمازِ عید پڑھنے کے بعد واپسی میں گلے ملنا۔

طریقہ نماز:

دو رکعت واجب نمازِ عید الفطر مع چھ زائد تکبروں کے' کی نیت کر کے کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر (زیر ناف) ہاتھ باندھ لے پھر اِمام و مقتدی سب ثناء پڑھیں۔ پھر تین زائد تکبیریں کہے پہلی تکبیر میں کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائے اور گرا لے۔ پھر دوسری تکبیر کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری تکبیر کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہتا ہوا زیرناف ہاتھ باندھ لے پھر مقتدی خاموش رہیں گے اور اِمام خاموشی سے تعوذ اور تسمیہ پڑھے گا پھر جہر کے ساتھ سورۃ الفاتحہ اور کسی دوسری سورت کی قرأت کرے گا۔ (اور مقتدی حکم خداوندی ''**اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ**o'' کے مطابق خاموش رہیں گے) پھر معمول کی نمازوں کے مطابق رکوع وسجود کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں اِمام سورۃ الفاتحہ شریف اور کوئی اور سورت جہر سے تلاوت کرے گا۔ مقتدی سنیں گے اور رکوع سے پہلے تین زائد واجب تکبیریں کہی جائیں گی اور چوتھی تکبیر پر بغیر ہاتھ اُٹھائے رکوع کیا جائے گا۔ پھر بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح مکمل کی جائے گی۔ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ چہارم) نماز عید کے فوراً بعد اِمام صاحب خطبہ سنائیں گے وہ سننا سُنّت ہے۔ خطبہ مبارک سننے کے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ بعد از دُعا کی جائے۔ دُعا عبادت کا مغز ہے دُعا کرنا سُنَّت ہے دُعا نہ کرنا خلاف سُنَّت عمل ہے۔

---

10 مسلم جلد 1 ص 288۔ 11 بخاری جلد 1 ص 134 (باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید) ابوداؤد جلد 1 ص 176 (عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔ 12 ابوداؤد جلد 1 ص 171۔

13 بخاری جلد 1 ص 133، مسلم جلد 1 ص 290، ابوداؤد جلد 1 ص 168۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ترتیب: صاحبزادہ عبدالرزاق یوسفی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام عائشہ، لقب **صدیقہ** اور **حُمیرا** ہے۔ (صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا)۔ جبکہ حضور سیّدنا نبی کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے آپ کو **بنتِ صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خطاب فرمایا۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت اُم رومان بنتِ عامر بن عویر کنانہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہے۔

ماہِ شوال میں نکاح ورخصتی:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عُروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''میرے ساتھ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا نکاحِ مبارک شوال المکرّم میں ہوا اور شوال المکرّم میں ہی رخصتی ہوئی۔ پھر آپ ﷺ کے نزدیک مجھ سے زیادہ نصیب والی آپ ﷺ کی کوئی بیوی نہ تھی۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی عورتوں کو بھی شوال المکرّم میں رخصت کرنا پسند فرماتی تھیں۔ حضرت ابو عاصم علیہ الرحمہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، لوگ شوال المکرّم میں رخصتی پسند نہیں کرتے تھے بایں وجہ کہ اِس ماہ میں پہلے زمانہ میں طاعون کی بیماری پھوٹ پڑی تھی۔ 1

اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے نبی آخر الزماں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ: ''اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دوسری عورتوں پر ایسے فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر''۔ 2

اِسی طرح حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- ''بہت سے مرد کمال کو پہنچے اور عورتوں میں سے حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باکمال ہوئیں اور عورتوں پر اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت اَیسی ہے جیسے ثرید کو دوسرے کھانوں پر فضیلت ہے''۔ 3

حجرۂ مبارک:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حبالۂ عقد میں آنے کے بعد جب حرم پاک میں رَونق اَفروز ہوئیں تو رہائش کیلئے جو حجرۂ مبارک ملا وہ مسجد نبوی شریف سے متصل تھا۔ اُس کا دروازہ مسجدِ نبوی شریف کی طرف کھلتا تھا۔ جس میں ایک پٹ کا کواڑ لگا ہوا تھا اور پردہ کے طور پر ایک کمبل پڑا رہتا تھا۔ اِس حجرۂ مبارک کی لمبائی چوڑائی چھ سات ہاتھ سے زیادہ نہ تھی۔ دیواریں مٹی کی اور چھت کھجور کے پتوں اور ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی۔ بارش سے بچاؤ کیلئے اُس پر ایک کمبل نما کپڑا ڈال دیا گیا تھا۔ اُس حجرۂ مبارک کی بلندی اِتنی تھی کہ آدمی کھڑا ہوتا تو چھت کو چھوسکتا تھا۔ حجرۂ مبارک سے متصل ایک بالا خانہ تھا جس کو مشربہ کہتے تھے۔ اَیّام ایلاء میں قائد المرسلین حضور سیّدنا ﷺ نے ایک ماہ بستر فرمایا تھا۔ 4

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاک گھر کی خود اِختیاری کائنات ایک چارپائی، ایک چٹائی، ایک بستر، ایک چھال بھرا تکیہ، دو تین مٹکے اور پانی پینے کیلئے ایک پیالہ سے زیادہ نہ تھی۔ کئی کئی راتیں اَیسی گزرتیں کہ گھر میں چراغ تک نہ

1 طبقات ابن سعد جز نمبر 8 تذکرہ صالحات وصحابیات۔ 2 بخاری جلد 1 ص 522، ترمذی حدیث نمبر 3887، ابن ماجہ حدیث نمبر 3281، مسند احمد جلد 3 ص 264، دارمی جلد 2 ص 106، مستدرک حاکم جلد 3 ص حدیث نمبر 587، مجمع الزوائد جلد 9 ص 243، شرح السنۃ جلد 6 ص 78، جلد 7 ص 237، مسلم حدیث نمبر (2446/89)۔ 3 بخاری جلد 1 ص 522، شرح السنۃ جلد 7 ص 236، مسلم حدیث نمبر (70-2431)، ترمذی حدیث نمبر 1834، ابن ماجہ 3280، مسند احمد جلد 4 ص 394، مشکوٰۃ حدیث نمبر 5723، مرقاۃ جلد 10 ص 401۔ 4 ابوداؤد۔

جلتا تھا۔ گھر میں کھانا پکنے کی نوبت بہت کم آتی تھی۔ خود اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تین تین دن مسلسل اَیسے گزرتے کہ خاندانِ نبوی ﷺ نے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ (صحیح بخاری معیشت النبی ﷺ۔)

عالمہ و فصیحہ:

حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''جب ہم لوگوں پر جو اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ (ﷺ) کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) ہیں' کوئی حدیث پاک مشکل ہوتی تو اُس کے بارے میں ''(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھتے تو اُس کا اُن کے پاس ایک علم پاتے' حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی کو'' (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے زیادہ فصیح نہیں دیکھا''۔ 5

اِسی طرح حضرت سیّدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ روایت ہے فرماتے ہیں' مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحُ مِنْ عَائِشَۃَ 6 ''میں نے حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی کو فصیح و بلیغ نہیں دیکھا''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ کی علمی زندگی نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب اور امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے اَدوارِ خلافت میں فتویٰ اِرشاد فرماتی تھیں۔ اِن سے 2210 اَحادیثِ مبارکہ مروی ہیں جن میں 174 اَحادیثِ مقدسہ حضرت سیّدنا اِمام بخاری اور حضرت سیّدنا اِمام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اَحکامِ شرعیہ میں سے ایک چوتھائی اِن سے منقول ہیں۔ 7

حضرت سیّدنا اَحنف بن قیس اور حضرت سیّدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔

بعض اَیسے فقہی اَحکام جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف الرائے تھے۔ اُنہوں نے ہمیشہ وہ پہلو اِختیار کیا جس میں عورتوں کیلئے سہولت اور آسانی ہوتی تھی کہ اُن کی جنسی ضرورتوں کو وہی بہتر جانتی تھیں۔ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانۂ حیات میں بھی خواتین اکثر اَیسے مسائل خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے پوچھتیں جن کے جوابات کھلے عام نہیں دیئے جاسکتے تھے۔ لہٰذا اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اَیسی خواتین کو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجتے تھے اور اُن خواتین کے مسائل سُن کر' قرآنِ مجید و حدیثِ پاک کی روشنی میں جواب دیتی تھیں۔ حضرت سیّدنا عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب لوگوں سے زیادہ فقیہہ، سب سے بڑی عالمہ اور سب سے زیادہ عقلمند تھیں۔ اِس کے علاوہ آپ کامل طبیبہ اور شاعرہ تھیں۔ 8

حضرت سیّدنا ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری علیہ الرحمہ نے فرمایا جب کوئی مشکل مسئلہ درپیش ہوتا تو ہم اُمّ المؤمنین کی طرف رجوع کرتے تھے۔ 9

حضرت زہری علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے: اگر تمام اُمہات المؤمنین کا علم اور دنیا کی تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کم ہوگا۔ 10

لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز:

حضرت سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا' (فرماتے ہیں) جب میں آیا' تو میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! لوگوں میں کون آپ ﷺ کو سب سے زیادہ عزیز اور پیارا ہے؟ تو صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ

5 ترمذی حدیث نمبر 3883' مشکوٰۃ حدیث نمبر 6194' مرقاۃ جلد 11 ص 338۔ 6 ترمذی حدیث نمبر 3884' مشکوٰۃ حدیث نمبر 6195' مرقاۃ جلد 11 ص 338۔ 7 طبقات ابن سعد جز 8' سیرت النبی جلد 2 ص 376۔ 8 تفہیم البخاری جلد 5 ص 744۔ 9 تفہیم البخاری جلد 5 ص 744۔ 10 تفہیم البخاری جلد 5 ص 744۔

ﷺ نے اِرشاد فرمایا: ''(اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)''۔ (میں نے عرض کیا' مردوں میں؟ (تو نبی محتشم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: اُن کا باپ' (یعنی خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)۔ 11

فضیلتِ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن پر دس وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

(1) میرے سوا خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔ (2) شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آسمان سے ریشمی کپڑے میں میری تصویر لائے۔ (3) میرے سوا کسی اَیسی خاتون سے نکاح نہیں کیا جس کے ماں باپ دونوں مہاجر ہوں۔ (4) اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان سے میری برأت اُتاری۔ (5) میں اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوتی تھی اور آپ ﷺ نماز میں مصروف ہوتے تھے۔ (6) حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جس برتن میں غسل فرمالیتے تھے بعد ازیں میں بھی اُسی برتن کے پانی سے غسل کرتی تھی۔ (7) نزولِ وحی میں صرف میں ہی آپ ﷺ کے پاس ہوتی تھی۔ (8) جب سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک نے عالمِ قدس کی طرف پرواز کی تو سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ (9) جس شب میرے ہاں قیام تھا' اُسی رات کو خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تھا اور (10) میرے ہی حجرہ مبارک کو رحمۃ اللعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا مدفن بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 12

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر سال حج پر تشریف لے جایا کرتی تھیں۔ حج پر باقاعدگی سے جانے کا مقصد یہ تھا کہ وہاں آنے والے مسلمانانِ عالم اپنے راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے بہرہ ور ہوسکیں۔ مسلمانوں کو یہ علم تھا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علم ومعرفت کا اَیسا سمندر ہیں جس میں تعلیماتِ نبوی ﷺ کے موتی بھرے پڑے ہیں۔ لہٰذا حج کے موقع پر اُن کی رہائش گاہ طالبانِ علم ومعرفت کا مرکز بن جاتی تھی۔ یہ سلسلہ آخری سانسوں تک جاری رہا۔

اُمّ المؤمنین کی سادگی اور قناعت:

(1) حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' ایک آنے والا اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اَپنا نقاب سی رہی تھیں۔ اُس نے عرض کیا اے اُمّ المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنک) کیا اللہ (عزوجل) نے مال کی فراوانی نہیں فرمادی۔ آپ نے فرمایا: اِن باتوں کو چھوڑو۔ سنو! جو پرانے کپڑے اِستعمال نہ کرے وہ نئے کپڑوں کا حق دار نہیں۔

(2) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا' اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اُن کی وفات سے قبل تشریف لائے اور اُن کی اِس طرح تعریف کی۔ خوش خبری ہو کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ آپ ﷺ نے بغیر آپ کے کسی کنواری عورت سے شادی نہیں کی اور آپ کی برأت کے بارے میں آسمان سے وحی نازل ہوئی۔ پھر حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعد حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے تو آپ نے اُنہیں فرمایا حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے میری تعریف کی ہے آج میں کسی سے اپنی تعریف پسند نہیں فرماتی میری تو تمنا ہے کہ میں بھولی بسری ہوتی۔

(باقی صفحہ نمبر 49 کالم نمبر 2 میں ملاحظہ فرمائیں)

---

11 بخاری حدیث نمبر 4359' مشکوٰۃ حدیث نمبر 6023' مسلم حدیث نمبر (8-2384)' ابن ماجہ حدیث نمبر 101' مرقاۃ جلد 11 ص 169' ترمذی جلد 2 ص 227۔ 12 طبقات ابن سعد' تفہیم البخاری جلد 5 ص 744۔

نفلی روزے

ترتیب: محمد عثمان علی یوسفی

نفلی روزے:

نفل وہ عبادت ہے جس کا شریعت نے بندے کو مکلّف نہ کیا ہو بلکہ بندہ اپنی خوشی سے کرے، **نفل** کو **تطوع** بھی کہتے ہیں۔**تطوع**، طوع یا طاعۃ سے بنا ہے بمعنی فرمانبرداری۔ اِصطلاحِ شرع میں نفلی عبادت کو **تطوع** کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ ہر نفلی عبادت پر بولا جاتا ہے۔

فرائض، واجبات اور سنن کے بعد نفل کا درجہ ہے۔ جب بندۂ مومن فرائض عبادت بجا لاتا ہے اور پھر نفل پڑھتا ہے تو ربِّ ذوالجلال والاکرام کو اَیسا بندہ بہت پیارا لگتا ہے۔

نفل فرضوں کی جگہ شمار ہوں گے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: ''قیامت کے دن بندے کے جس عمل کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ اُس کی نماز ہے اگر نماز ٹھیک ہوگئی تو بندہ کامیاب ہوگیا اور نجات پا گیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان پا گیا۔ اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہوگی تو رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں؟ اُن سے فرض کی کمی پوری کردی جائے گی پھر بقیہ اَعمال اِسی طرح ہوں گے''۔ [1]

یہاں کمی سے مراد اَدا میں کمی نہیں بلکہ طریقۂ اَدا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقے سے اَدا کیے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کردی جائے گی یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھے، صرف نفل پڑھتا رہے اور وہاں نفل فرض بن جائیں۔ اگر کوئی شخص فرض نہ پڑھے اور نفل پڑھتا رہے تو اُس کے نفل مقبول نہیں ہوں گے۔

شوال المکرّم کے چھ روزے

ماہِ رمضان المبارک کے بعد شوال المکرّم کے چھ دنوں کے روزے بڑے مشہور ہیں۔ اِن روزوں کے بارے میں عوام النّاس میں بڑی بحث ہوتی ہے۔ یہ بحث اِس اَنداز کی ہوتی ہے جیسے یہ چھ روزے ماہِ رمضان المبارک کے روزوں سے زیادہ اَہمیت رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ نفلی روزے ہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص عید کے اَگلے دن (جسے ہماری سماجی زبان میں ٹرو کہا جاتا ہے) روزہ نہ رکھے وہ باقی روزے نہیں رکھ سکتا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ روزے پے در پے رکھنے پڑتے ہیں۔ جبکہ اِن روزوں کے بارے میں شریعتِ مطہرہ میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہاں البتہ پے در پے رکھنے سے مسلسل چھ دنوں میں اِن کی اَدائیگی تسلسل سے مکمل ہو جاتی ہے۔ دوسرے ہر کوئی جسے روزوں کا شوق ہوتا ہے آسانی سے نبھا لیتا ہے۔ ویسے سارے مہینے میں جب چاہیں چھ روزوں کی گنتی پوری کر سکتے ہیں۔ تین روزے تین سوموار وں اور تین روزے تین جمعراتوں کو بھی رکھ سکتے ہیں۔ ایک دن چھوڑ کر صوم داؤدی کی طرح بھی رکھ سکتے ہیں۔ متفرق بھی، پے در پے بھی کسی صورت میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ اِن روزوں کو ''شش عید'' کے روزے کہتے ہیں۔ بعض لوگ اِن چھ روزوں کو پے در پے رکھنے کے بعد ''عید'' بھی مناتے ہیں اور اُمّت کے کچھ سخت مزاج ضدی حضرات اَیسا کرنے والوں کو بدعت وشرک کے فتوؤں سے نوازتے ہیں۔ اگر بُردباری، تحمل، سنجیدگی اور پروقار اَنداز میں دیکھا جائے تو اِس میں کسی قسم کی بدعت وشرک کی بات نہیں۔ چھ روزے رکھنے والوں نے اِسے اگر عید کہا ہے تو اِس میں کفر وشرک کی کون سی بات ہے۔ روزہ رکھنے والا اِظہارِ شادمانی کے طور پر اگر اَیسا کہہ لیتا ہے تو اِس میں کیا حرج ہے۔ کیا یہ خوشی کا موقع نہیں کہ ایک شخص کو اللہ عزوجل نے رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ مزید چھ روزے رکھنے کی توفیق دی اور یہ توفیق بھی نعمت

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر 1426، مسند احمد جلد 4 ص 104، مشکوٰۃ ص 117، مجمع الزوائد جلد 1 ص 291۔

اِلٰہی ہے اور نعمتِ اِلٰہی کے ملنے پر خوشی کا اِظہار اور پھر اِس کو عید کہہ دینا اُصولِ شریعت میں سے کسی بھی قانون کی خلاف ورزی نہیں۔ مزید برآں کسی بھی حدیثِ پاک یا قرآنِ مجید کی کسی آیت مبارکہ سے یہ بات ثابت نہیں کی جاسکتی ہے کہ شوال المکرّم کے چھ روزے رکھنے کے بعد اِظہارِ خوشی کرنا ناجائز ہے۔

اَحادیثِ مبارکہ:

شوال المکرّم کے چھ روزوں کے بارے میں مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اَحادیثِ مبارکہ مروی ہیں: (1) حضرت سیّدنا ابوایوب اَنصاری (2) حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ اَنصاری (3) حضرت سیّدنا ثوبان (4) حضرت سیّدنا ابوہریرہ اور (5) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم۔

1۔ حضرت سیّدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے (ماہِ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد (ماہِ) شوال (المکرّم) کے چھ روزے رکھے وہ اِس طرح ہے جیسے زمانہ بھر روزے رکھے''۔ 2

حضرت سیّدنا ابو ایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے مشکل الآثار جلد 3 ص 118 میں ایک روایت اِس طرح بھی ہے ''جس نے (ماہِ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے اور شوال المکرّم کے چھ روزے رکھے وہ اَیسے ہے جیسے سارا سال روزے رکھے''۔ مجمع الزوائد جلد 3 ص 183 میں مسندِ احمد، طبرانی فی الاوسط اور مسندِ بزار کے حوالہ سے بھی اَیسے ہی نقل ہے۔

2۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس (صاحبِ اِیمان) شخص نے (ماہِ) رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر چھ روزے شوال المکرّم کے رکھے گویا اُس نے پورے سال کے روزے رکھے''۔ 3

3۔ حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ (جو سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ پاک فرمایا: ''جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو گویا اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس نیکیاں ملیں گی۔ 4 ماہِ رمضان المبارک کے روزے تین سو روزوں کے برابر ہیں اور شوال المکرّم کے چھ روزے ساٹھ روزوں کے برابر ہیں تو اِس طرح پورے سال کے روزے ہوئے اور اگر کبھی رمضان المبارک 29 دنوں کا ہو تو تب بھی پورے سال کے روزوں کا ہی ثواب ملے گا۔

مشکل الآثار جلد 3 ص 119 میں ہے کہ رمضان المبارک کے روزے 10 ماہ کے روزوں کے برابر ہیں اور شوال المکرّم کے چھ دنوں کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر۔ اِس طرح یہ پورے سال کے روزے ہوئے یعنی ماہِ رمضان المبارک اور چھ دن بعد کے۔ (یعنی شوال المکرّم کے چھ روزے)

4۔ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ پاک فرمایا: ''جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اِس کے بعد شوال المکرّم کے چھ روزے رکھے وہ اَیسے ہے جیسے اُس نے زمانہ بھر روزے رکھے''۔ 5

---

2 مشکوٰۃ ص 179، جامع الصغیر جلد 3 ص 173، شرح السنۃ للبغوی جلد 3 ص 513، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 292، مشکل الآثار جلد 3 ص 118، مجمع الزوائد جلد 3 ص 184، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 235، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 2 ص 509، مسند احمد جلد 5 ص 419-417، مسلم جلد 1 ص 369 (3 سندیں)، ابوداؤد جلد 1 ص 337 (باب فی صیام ستہ ایام من شوال) ترمذی جلد 1 ص 158۔ 3 السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 292، مسند احمد جلد 3 ص 30، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 4 ص 162-161، مجمع الزوائد جلد 3 ص 184، مشکل الآثار جلد 3 ص 120، تلخیص الحبیر جلد 2 ص 214، سنن دارمی جلد 2 ص 21، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 335۔ 4 ابن ماجہ 124، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 293، المعجم الکبیر للطبرانی جلد 3 ص 100۔ 5 مجمع الزوائد جلد 3 ص 183۔

5۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ پاک فرمایا: ''جس نے (ماہِ) رمضان (المبارک) کے روزے رکھے پھر اُس کے بعد چھ دن ماہِ شوال المکرّم میں روزے رکھے تو گناہوں سے اَیسے نکل گیا جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو''۔ 6

شیخ المحدثین، شیخ محقق، شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدّس سرہُ العزیز ''ماثبت من السنۃ'' میں ''ذکر شہر شوال'' کے باب میں ''صیام ستہ ایّام شوال الصیام سنۃ'' کے تحت لکھتے ہیں کہ ''زمانہ بھر کے روزوں کا ثواب اُس کے لئے ہے جو تمام عمر روزے رکھتا ہے اور اگر ایک مرتبہ شوال المکرّم کے چھ روزے رکھتا ہے تو ایک سال کے روزوں کی مانند ہے''۔

مسئلہ: شوال المکرّم کے چھ روزے بھی اُسی طرح سحری اور اِفطاری کے اوقات کی پابندی کے ساتھ رکھے جاتے ہیں۔ جیسے ماہِ رمضان المبارک کے روزے۔ دراصل کوئی بھی روزہ ہو، شعبان المعظم کا یا رمضان المبارک کا یا محرم الحرام شریف کا یا شوال المکرّم کا طلوعِ فجر کے پہلے سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہی اُس کا وقت ہوتا ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز زائد مسنون عبادت صرف ماہِ رمضان (المبارک) میں ہی اَدا کی جاتی ہے اور کسی مہینے میں یا کسی روزے کے لئے نہیں۔

مسئلہ: شوال المکرّم کے چھ روزے جو مسلمان رکھے گا اُس کو ثواب ہوگا جو نہیں رکھے گا وہ گنہگار نہیں۔ البتہ جو روزے رکھنے والے کو روکے وہ گنہگار ہوگا کیونکہ وہ نیکی سے روک رہا ہے۔

مسئلہ: اگر شوال المکرّم کا کوئی روزہ ٹوٹ جائے یا توڑ لیا جائے تو اُس کی قضاء صرف ایک روزہ ہی ہے اور اُسی مہینے میں رکھنا چاہئے۔

(صفحہ نمبر 46 کا بقیہ)

سخاوت وخیرات:

حضرت سیّدنا عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دن میں ستر ہزار (70000) درہم خیرات کیے اور ایک درہم بھی اپنے پاس نہ رکھا۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں نے ایک لاکھ (100000) درہم سے دو تھیلے بھر کر بھیجے۔ آپ نے ایک طبق منگوایا اُس میں رقم رکھی اور لوگوں کو بانٹنے لگیں۔ اُس دن آپ روزے سے تھیں شام تک ایک لاکھ (100000) درہم تقسیم فرما دیئے۔ اِفطاری کے وقت خادمہ اُمِّ ذرہ بولیں: اے اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ اِس میں سے ایک درہم کا گوشت منگوا سکتیں تھیں جس سے آپ روزہ اِفطار فرما لیتیں۔ فرمایا: اگر تم مجھے یاد دلا دیتی تو میں گوشت منگوا لیتی۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رمضان المبارک 58 ہجری میں بیمار ہوگئیں۔ چند روز علیل رہیں۔ مرض الموت میں وصیّت فرمائی کہ مجھے دیگر ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ جنت البقیع میں رات کے وقت دفن کیا جائے، صبح کا اِنتظار نہ کیا جائے۔ **17 رمضان المبارک کو منگل کی رات 63** سال کی عمر میں رات کو نمازِ وتر کے بعد اِس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ اِن کے اِنتقال سے تمام عالمِ اِسلام صدمے میں مبتلا ہو گیا۔ نمازِ جنازہ میں اِتنا ہجوم تھا کہ اِس سے قبل رات کے وقت کبھی بھی اِتنا مجمع نہیں دیکھا گیا تھا۔ نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی جو اُس وقت مروان بن حکم کی طرف سے مدینہ منورہ کے حاکم تھے۔ اور حسبِ وصیت رات کے وقت جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت سیّدنا قاسم بن محمد، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن، حضرت سیّدنا عروہ بن زبیر اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے قبر میں اُتارا۔ بھتیجوں اور بھانجوں نے قبر میں اُتارا۔ 13

---

6 مجمع الزوائد جلد 3 ص 184، الترغیب والترہیب جلد 2 ص 235 (مصر)۔ 13 تفہیم البخاری جلد 5 ص 744۔